

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَمِنْ بَرَكَاتِ اللَّهِ وَالتَّسْوِيلِ قَاوَلِكُمْ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
 مِنَ الَّذِينَ وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسمان سے وقت پر
 صدق سے میری طرف آؤ اسی میں شیر ہے
 ابن مریم ہوں مگر اتر نہیں میں جرح سے
 روضہ آدم کا ہوا وہ نامکمل اب تنک
 سرے میرے پاؤں کاغذ بار مجھ میں ہے نہاں
 میں وہ ہوں نور خدا جسے ہوا دن اشکار
 میں وزندے بہ طہرت میں عاقبت کا ہوں حصا
 نیز ہمدی ہوں مگر بے تمیغ اور بے کار زار
 میرے آنے سے ہوا کامل بجلد برگ و بار
 اے میرے بد خواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

اب اسی گلشن میں کوئی راحت و آرام ہے
 وقت ہے جلسہ آؤ اے آوارگانِ دشت و خار

احمدی جنتی

تساویان

عہد مبارک

اعلیٰ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح تاجانی ایم اللہ بنصرہ و عزیز

موسم بہار

خاکسار محمد یامین ناجر کرتب ادیان

احمدی جنتی کا ستر سوال سال

جنتی

8111

احمدی جنتی کا ستر سوال سال چودھری اللہ بخش برنہر چھپوا کر قادیان سے شائع کی

دُعایِ نظم برائے سارہ بیگم جَعَلَ الْجَنَّةَ

نازہ نظم حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان ایدہ بنصرہ اللہ العزیز

زخمِ جگر پہ دردِ دل بے قرار پر
اس بے کس و نحیف و غریبِ الدیار پر
جیتی تھی جو غذائے تمنائے یار پر
رکھتی تھی جو نگہ نگہ لطف یار پر
کافی گئی غریب حوادث کی دھار پر
پائے امید ثبت رہا انتظار پر
کر رحم اس وجودِ محبتِ شعار پر
اس بوستانِ عشق و وفا کی ہزار پر
خوشیوں کا باب کھول غموں کی شکار پر
کر رحم اے رحیم دلِ سوگ وار پر
بھاری ہے یہ خیالِ دلِ ریش و زار پر
جاؤں کبھی دعا کو جو اس کے مزار پر

کر رحم اے رحیم مرے حالِ زار پر
مجھ پر کہ ہوں عزیزوں کے حلقے میں مثلِ غیر
جس کی حیاتِ اک در تنی سوز و ساز تھی
مقصود جس کا علم و تقی کا حصول تھا
تھی ماحصلِ حیات کا اک سنی نام تمام
دل کی اُمیدیں دل میں ہی سدفن ہوئیں
ہاں اے مغیثِ سُن لے مری التجا کو آج
اس میگسارِ بادۂ اُفت کی رُوح پر
ہاں اُس شہیدِ علم کی تربت پہ کر نزول
میری طرف سے اس کو جزاء ہائے نیک فے
حاضر نہ تھا وفات کی وقت اے مرے خدا
ڈرتا ہوں وہ مجھے نہ کہے باز بانِ حال

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں عنتم ترے ایسے پیار پر

شبیر پٹریں عنتم ترے ایسے پیار پر

تاثيرات وزه و حضرت مسیح موعود کا التزام صوم

ایک مرتبہ جوانی میں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ مہر ملک صورت مجھ کو خواب میں کہانی دیا۔ اور اس نے ذکر کر کے کہی قدر رونے والا رہا وہی کی پیشانی کیلئے کہ سناسات عدنان نبوت استیسا کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو کیا لاؤں میں نے روایا مذکور بالا کے موافق چھ ماہ تک برابر بخفی طور پر روزہ کا التزام کیا۔ اس اثنا میں عجیب عجیب کشفات مجھ پر کئے بغیر گذشتہ بیسویں ملاقاتیں ہوئیں۔ اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوتی ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسین دہلی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور خیالات منفی بکام بیداری کی ایک قسم تھی غرض اس طرح پھر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر نام و نسب طویل ہو اور علاوہ اسکے اور اور عانی مثیلی طور پر ہر رنگ ستون ہر سرخ ایسے دلکش و لسان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ لایزال ستون جو میرے آسمان کی طرف گئے تھے جن میں بعض چمکدار اور بعض سرسبز تھے انکوں دل سے ایسا غلبہ کہ انکو دیکھ کر دل کو نہایت سرسبز چہتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوتی جیسا کہ اسکو دیکھ کر دل و روح کو لذت آتی تھی میرے خیال میں کہ وہ ستون خدا اور رفیعہ کی محبت کی ترکیب ایک مثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک تھما جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی

صورت پیدا ہوئی۔ یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا انکو نہیں پہچان سکتی کیونکہ دنیا کی آنکھوں بہت ہست ہیں لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔ جب میں پچھ ماہ کے رونے رکھ تو ایک لڑکا نبیا کا ملا۔ اور انہوں نے کہا کہ تونے کیوں اپنے نفس کو شقت میں ڈالا اور اہل بیت یا ہر نکل اس طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے شقت میں ڈالتا ہو تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے ستا ہے کہ تو کیوں شقت میں پڑا ہے۔ مگر جو لوگ تکلف سے اپنے آپ کو شقت سے محروم رکھتے ہیں خدا انکو دوسری شقت میں ڈالتا ہے انکو انہیں اور دوسرے جو خود شقت میں پڑتے ہیں انکو وہ آپ نکالتا ہے انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شقت نہ کرے بلکہ ایسا ہے کہ خدا اسکے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کی واسطے جہنم ہے۔ اور خدا کی شفقت جنت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں خود گرنا چاہتا تھا اُسے تو آگ سے بچا تا ہے اور جو آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں یہ اسلم ہے اور یہ سلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آئے اسکا انکار نہ کرے اگر آخرت میں اللہ علیہ السلام اپنی عظمت کی فکر میں خود گئے تو واللہ لیخبرکم من الناس کی آیت نازل نہ ہوتی حفاظت الہی کا یہی سر۔ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام راجع ہوئی

احمدی اخلاق کی اصلاح

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ سعیت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیق کی نظر سے دیکھو گئے ہو اور ایک تباہ کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے متائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی۔ اور ہر ایک تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دیکھا وہ خیال کر لیا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتدا بھی تمہاری نیکی تاخیر طرح سے نہایت جاؤ۔ سو تم اس وقت سن کھو کہ تمہارے محمد اور خاندان جانشینی پر یہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطوق سے کام لو یا تمہارے مقابل پر تمہارے بانیوں کی رو یا گالی کے مقابل پر گالی دہو کیونکہ اگر تمہیں یہ راہیں اختیار کریں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں لگی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پردے یعنی جمع کر لو ایک خلعت کی اور دوسری خدا کی بھی۔ (ازالہ ابہام ص ۳۳۵)

(۲) وہ لوگ تمہاری مخالفت کریں گے پر تم ان کو نرمی سے سمجھاؤ اور جوش کو سرگز کام میں نہ لاؤ یہ میری وصیت ہے اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ سرگز تندہی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی اور استہستگی سے ہر ایک

کو سمجھاؤ۔ (الحکم جلد ۱۲ مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۸ء)

(۳) باہم بخیل اندر کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو۔ اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک تو حید و محبت و اطاعت باری عزیمت اور دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔ (ازالہ ابہام ص ۳۳۸)

(۴) ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عدالت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم اپنی باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ (الحکم جلد ۱۲ مورخہ ۱۸۹۸ء)

(۵) سب سے اول اپنے دلوں میں انکساری اور صفائی اخلاص پیدا کرو۔ اور سچ سچ دلوں کے حلیم اور حلیم اور غریب بن جاؤ۔ کہ ہر ایک چیز اور شے کا رنج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔

(۶) سچائی اختیار کرو۔ کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اسکو بھی دھوکہ دے سکتا ہے کیا اس کے گے بھی مکاریاں پیش کی جاتی ہیں۔

(۷) مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کہ کون ناحق کے خون طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ نا انصافی پر خدا کر کے سچائی کا خون نہ کرو حق کو قبول

بخشنے جساؤ کرشتی نوح ص)،
(۹)، کیا ہی بد قسمت ہے وہ شخص جو ان باتوں
کو نہیں مانتا۔ جو خدا کے منہ سے نکلیں اور
میں نے بیان کرکیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان
پر تم سے خدا راضی ہو۔ تو تم باہم ایسے ایک ہو
جساؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم
میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ اپنے
بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بد بخت ہے وہ
جو نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔
(رکشتی نوح ص ۱۲)

وفات مسیح ناصری

اگر کوئی کہے کہ قرآن مجید میں مل نعلک ائی اور بل رفعتہ للہ اللہ
کے لفظ بتاتے ہیں کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر ہیں تو اس کو یہ کہ قرآن مجید
میں اللہ احدی کا لفظ آیا ہے نہ آسمان کا اور رفع کا لفظ مسیح کے
علاوہ اور لوگوں کے حق میں بھی آیا ہے مثلاً (۱) وَلَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ
بِرَسَادٍ لَّكَتَدَاخُلًا لِّی الْاَرْضِ وَتَقَعُ هُوَ اَوَّلُ اَعْرَافٍ یَا اَنۡبِیَا
کے مقابل میں زمین کا لفظ موجود ہے اگر کوئی مفسر رفع سے مراد آسمان
پر جانا نہ نہیں لیتا (۲) وَادۡکُرۡ فِی الْکِتَابِ ذُرِیَّتِیۡ اِنَّہٗ کَانَ یَقِیۡمُ
بَنِیۡا وَرَفَعَنَآ مَکَّآ عَلَیۡہَا۔ مَرْیَمَ عَلَیۡہَا (۳) فِیۡ حُیۡوٰتِہٖ اٰخِرَتِہٖ
اِنَّہٗ تَرَفُّعٌ۔ نور ع۔

- ۴۔ فِیۡ صُمۡعِیۡ مَکَّدَ مَہِیۡمَہٗ مَہِیۡمَہٗ مَہِیۡمَہٗ مَہِیۡمَہٗ۔ سورہ شوریہ
- ۵۔ حَافِظَہٗ مَہِیۡمَہٗ مَہِیۡمَہٗ۔ سورہ واقفہ
- ۶۔ وَفِیۡ مَہِیۡمَہٗ مَہِیۡمَہٗ۔ سورہ واقعہ
- ۷۔ وَادۡکُرۡ فِی الْکِتَابِ ذُرِیَّتِیۡ وَیَرَفَعُ اللّٰہُ۔ یحیٰ علیہ

کر لو۔ اگرچہ ایک بچہ سے اور ایک مخالف کی طرف
سے حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ
دو سچ پر ٹھہر جاؤ۔ اند بھی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ
جلشان فرماتا ہے۔ اجتنبوا الرجس من الاولیاء
واجتنبوا قول الذود۔ یعنی بتوں کی پلیدی
سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں
جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے۔ وہی
تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ
تمہارے باپوں۔ یا بھائیوں پر ہو۔ چاہیے کہ
کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو
انالہ او یام ص ۳۳ و ص ۳۸

(۸)، اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے۔ یا ریا
ہے۔ یا خود پسندی ہے۔ یا کسل ہے۔ تو تم
ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ
ہو کہ تم صرف چن باتوں کو لے کر اپنے تئیں ہو کہ
دو۔ کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا
چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب
آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے
جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس
میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو
کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے
ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ
وہ نفرتہ ذاتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک
پہلو سے چھوڑ دو۔ اور باہمی ناراضگی جانے دو
اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تدل کرو تا تم

راستبازوں کی پہچان کا طریق

قرآن مجید میں آنحضرت صلعم کی سچائی کی نسبت ولہند
لہشت فیکہ عملاً نہ قباہ انلا تعقلون اسے
رسولؐ تو ان کو کہہ سکتے کہ میں اس دعویٰ وحی سے پہلے
ایک لمبا عرصہ حکمران میں گذر چکا ہوں، کیا تم عقل
نہیں کرنے یعنی میرے دعویٰ سے پہلے کی پاکیزہ
زندگی اس کا زبردست ثبوت ہے کہ میں سچا ہوں
چنانچہ آنحضرت صلعم کے دعویٰ سے پہلے کی ۴۰ سالہ
زندگی اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ آپؐ سچے
تھے کیونکہ دعویٰ سے پہلے حبیبؐ آپؐ چالیس سال تک
سچ بستے رہے تو کیونکر جھان ہو سکتا تھا کہ اس کے
بعد کھنڈت ہو انسانوں کو پھوڑا پر جھوٹ بولنے کی
جرات کریں کہ ہم کو خدا نے بھیجا ہے رسولؐ سچائی
کے طالبو! اسی معیار کے مطابق آدمؑ حضرت حمزہؑ
علامہ احمدؑ اور ایوانی فداہ نقی کے دعویٰ کو پرکھیں۔
آپؐ نے چالیس سال کی عمر میں مادرِ ربو نیکو دعویٰ
کیا اور اسی معیار کو ان لفظوں میں پیش کیا کہ "اوتھم
کوئی عیب نہ تراویا جہت یاد کا مامیری پہا زندگی میں بگا
نہیں سکتے تاہم یہ خیال کرنا کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور
انتر کا حامی ہے یہ بھی اس شخص کو نہ بولہو گا کہ کوئی تم میں
جو میری سوانح زندگی میں نہ کوئی عیب نہ تراویا جہت یاد کا
فضل ہے جو اس ابتداء سے مجھے تقویٰ میں قائم رکھا اور
سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے تذکرۃ انشاء تو ہیں"

پس باوجود اس قدر سختی کے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ آپؐ
دعویٰ سے پہلے کی زندگی میں کوئی حرف گیری کر سکے بلکہ آپؐ
کے مخالفوں کو ایسی ہی دی کہ آپؐ کی زندگی نہایت ہی پاک
تھی چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب لوی جو جماعت اہل حق
کے سربراہ سمجھے گئے ہیں آپؐ کی کتاب برہن احمدیہ کے متعلق ریلوے
کے دفتر ہوئے لکھتے ہیں کہ "ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ
کی موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جسکی نظیر آج تک
اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر میں لعل اللہ
یحدت بعد ذالک امرا اور اس کا مولف (حضرت
مرزا صاحب ابھی اسلام کی مالی و جانی و قلبی و لسانی و مالی
و قالی انصاف میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جسکی نظیر پہلے ملنا
میں بہت کم پائی گئی ہے" (راشحات السنہ جلد ۶ نمبر ۶)
ایسی طرح آپؐ کے متعلق مولوی سراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر "پرواز"
اپنے اخبار نمبر ۲۸ مئی ۱۹۷۱ء میں لکھتے ہیں کہ "ہم اپنے ذاتی علم اور
تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ نبیؐ کی جوانی کے دنوں میں ہی وہ
حضرت مرزا غلام احمدؑ نہایت قبیح اور پرہیزگار تھے یہ طرح
مولوی شمس اللہ صاحب نے شہرہ آفاق بھی آپؐ کے دعویٰ سے پہلے کی زندگی
کو نہایت عالی بہتر و بہتر بنانے کی کتاب سالانہ سرگزشت پر لکھتے
ہیں کہ "برہن میں مرزا احمدؑ کے جن ظن تھا پتہ چلا کہ وہ میری
تعمد کی، اس میں اس کی قبیح میں بظوق زیارت بڑا ہے یہاں
تمہارا دوا بنائیں کیونکہ ممکن ہو سکتا تھا کہ جسکی چالیس سالہ زندگی
ایسی پاک گزری ہو کہ انسانوں کو چھوڑ کر سید پر خدا پر خوب
باندھنے لگ جائے کہ کچھ کو خدا نے بھیجا ہے۔"

عاشق صادق کی شہنشاہی مخالفت میں قی عشق

ساز نظم عالی مقام ذی الاحترام حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمد احمد امام جماعت حمید اللہ بنصرہ العزیز

چھلک رہا ہے مرے غم کا آج پیمانہ
کسی کی یاد میں۔ میں ہو رہا ہوں دیوانہ

کہ جن کو دیکھ کے میں ہو گیا تھا مستانہ
بھڑک اُٹھی تھیں لبو زہنہ زار پر روانہ
تک کو بھی یہ بناتا تھا اپنا دیوانہ
کہاں ہے وہ کہ گروں اُس پہ مثل پر دانہ
وہ آج میرے لئے کیوں بنی ہیں افسانہ
کوئی بناؤ کہ کیوں ہو رہا ہے بیگانہ
بلا لیا نہ وہیں کیوں نہ اپنا دیوانہ
چھلک رہا ہے مرے غم کا آج پیمانہ
یہ چھوڑ جا کے کسی اور جا پہ افسانہ
تو مجھ کو اور بناتا ہے اس کا دیوانہ
نہ طمع مجھ کو بنائے گی اس سے بیگانہ
ہے تیری جد و جہد ایک فعل طفلانہ
رہا ہے دور کبھی شمع سے بھی پروانہ

زمانہ گذرا کہ دیکھیں نہیں ہیں آنکھیں
وہ شمع روک جسے دیکھ کر ہزاروں شمع
وہ جس کے چہرہ سے ظاہر تھا نور ربانی
کہاں ہے وہ کہ لوں آنکھیں اس کے گلوں سے
وہ جیتیں کہ نئی زندگی دلائی تھیں
وہ یار جس کی محبت پہ ناز تھا مجھ کو
جو کوئی روک تھی اس کو یہاں پہ آنکھیں
نہ چھوڑ دشمن ناداں نہ چھوڑ کہتا ہوں
تیری نصیحتیں بے کار تیرے مکر فضول
چھوڑے گا بھلا کیا دل سے میرے یاد آئی
نہ تیرے ظلم سے ٹوٹے گا رشتہ اُلفت
ہے تیری سعی و دلیل حماقت مُطلق
ترا خیال کہ ہے یہ سوچ لے ناداں

حدیثِ مدرسہ و خانقاہ گویا بخدا
فتاد بر سر حافظ ہوائے مبخانہ

تبدیلی ٹریڈوں کا سلسلہ - غاکار نے ۱۹۲۵ء سے چھوٹے چھوٹے تبلیغی ٹریڈوں کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے جس میں
جداگانہ مضامین درج ہیں۔ اور ہر مذہب و ملت کے متعلق طبع ہوتے رہتے ہیں۔ تنویر ٹریڈ اتہک چھپ چکے ہیں۔
فی ٹریڈ ایک ایک پیسہ اور ایک روپیہ کے ایک سو دئے جاتے ہیں۔ محمد یا مین تاجر کتب و ادبیات

ظہور امام آخر الزمان علیہ السلام

قدیم سے یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب کبھی عین ضرورت کے وقت اسکی طرف سے کسی انسان کو مبعوث کیا جاتا ہے تو وہاں ایک گروہ ایسا ہوتا ہے جو اس خدائی آواز کو لینک کہتا ہو یا پھر وقت کا ساتھ دیتا ہے وہاں دوسرا گروہ بھی ہوتا ہے جو اسکی مخالفت اپنا قصب العین قرار دیتا ہے اور ہر رنگ میں اسکے دشمن کو ناکام کیا کہنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے مابو مین اللہ اور اسکی جماعت کو سخت مصائب و آلام میں گذرنا پڑتا ہے مالی اور جانی نقصان بھی ہوتا ہے اور بھی طرح طرح کے ابتلا پیش آتے ہیں اور اس دشمن کو ایک وقت تک ایک جھوٹی خوشی کا موقع ملتا ہے یہ سب کچھ اسلئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخالف ہالہ میں جبکہ چاروں طرف سے بالکسی سامان نظر آتے ہیں اور مامو کا کامیاب ہونا بظاہر ممکن ہوتا ہے اس مامو کی غیبا واد ذیل اور باوجود قہر کی شدید مخالفت کے اس انسان کو جسے اس خود مبعوث فرمایا ہو تلک دنیا میں کامیاب کر کے دکھائے اور وہ دشمن جس کیلئے وہ شروع سے ہٹا کر لیا گیا تھا اسے اپنی آنکھوں کے سامنے پر اترے ہو یا دیکھ لے اس مادی میں جبرائیل امین ناؤ بخدا میر تقی اور میر حبیب خان حضرت محمد الرسول اللہ معلم لم یبق من الاسلام الا اسمہ ولا صوت القوافل الا دسمہ اسلام کا حریف نام اور قرآن کی عمرت سمرہ گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسی امت مرحومہ میں ایک شخص مسیح زمان اور ہمدنی وراں کے خطاب سے کھڑا کیا اور عین ایسے وقت میں جبکہ اللہ کا فرزند نہایت انفرادی کے ساتھ نظر آکر رہا تھا حضرت اقدس مرزا اعظم احمد علیہ السلام کے بعد انجمنائے شخص کا جو امت محمدیہ میں لہر لگایا گیا تھا وہاں لیا جانا اسان کا کام تھا اور انکس عمل اور عقیدہ پر قائم ہو چکے تھے کہ حشر

مسیح نامہری جو آج سے ۱۹۰۰ سال پہلے ہو گئے ہیں اَلْکَوْلَدُ
 تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اُٹھایا، اور اُن کو نبی و خاتمِ انبیاء کے
 حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ہی حریہ میں اس غلط عقیدہ کا قطع
 کر دیا اور آزانِ حق کی مینا تک نہایت کر کے اُٹھایا کہ حضرت مسیحؑ فوت ہو چکے
 ہیں اور بنایا کہ حضرت مسیحؑ کی موت پر حضرت مسیحؑ ہی کا کلمہ اُتر
 آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ الْاَقْيَبُ عَلَيَّوْمَ مِنْ مَوْجُوْدِي
 جس کی جگہ سے آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اقرار کرتے ہیں کہ میری قوم میری
 وفات کے بعد بڑی عیسائی قوم کا بگڑنا پوشیدہ بات نہیں قرآن مجید
 کو ہی دینا ہے اَلَّذِي لَعَنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ اَبْسَعُ اَمَّا نَحْنُ
 اور لَعَنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ ثَالِثُ ثَلَاثٍ پس
 جب تم بگڑ چکی تہ حضرت مسیحؑ کی وفات جو کُرنے سے پہلے واقع ہو چکی
 تھی مزید ہو چکی حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی منکلمات میں ایک
 مشکل آپ کا دعویٰ موت تھی آیت غَاثُ الْبَسِيْثِ اِنِّکَ سَمِیْحٌ مَّجِيْبٌ تھے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں سکتا یہ خدو اُن کے
 اپنے عقیدہ کے مخالف تھی چنانچہ وہ اعتقاد رکھتے تھے کہ باوجود
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکے حضرت مسیحؑ نامہری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد
 آخری زمانہ میں آئیگے حالانکہ حضرت مسیحؑ نامہری نبی اللہ ہیں اور آپؐ پت
 کبھی علوہ نہیں کی جاسکتی، جیسا کہ قرآن مجید میں اِذَا قُلُوْا مِنْ حَرِّ
 وَجَعَلْنٰی ذِیْنًا وَّجَعَلْنٰی مُبَادًا کَاِیْنًا کُنْتُ یعنی مجھے خدا نے نبی بنایا
 اور برکت دی ہے حال کہ میں نبی ہوں لکن اَلَا لَئِنْ سَاَلْتُمْ عَنْ شَيْءٍ
 چاہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی نہیں سکتا لیکن عقیدہ کہ آخری زمانہ
 کا مسیحؑ نبی اللہ کی حیثیت میں آئیگے اس کا رد کرتا ہے

تشریحات آیت

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَحَدِيثُ لَا بُدَّيْ بَعْدِي

ہمارے بعض دوست اپنی کم فہمی اور کم علمی کی بنا پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ چونکہ قرآن مجید میں خاتم النبیین اور احادیث میں لَا بُدَّيْ بَعْدِي کے الفاظ آئے ہیں اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا بھی کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ایسے لوگوں کا ان الفاظ سے یہ استدلال کرنا سراسر غلط ہی نہیں بلکہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور اُمت محمدیہ کے اُن بزرگوں کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے جن کو چھوڑ مسلمان متفقہ طور پر اولیاء اللہ۔ محدث اور مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ اختصار کو نہ نظر رکھتے ہوئے ہم ذیل میں چند شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ عوام الناس میں جو عقیدہ مشہور ہے کہ نبی اُس کو کہتے ہیں جو ایک نئی کتاب لائے اور پہلی شریعت کو منسوخ قرار دے اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بنائے۔ یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ نبی کا نام سننے ہی وہ نقشہ جو اُن کے دماغوں نے کھینچ رکھا ہے اُن کے سامنے آجاتا ہے اور وہ اس مسئلہ پر غور کرنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔ حالانکہ اگر وہ قرآن کریم پر تدبر فرمائیں تو اُن کو ایک آیت بھی ایسی نہ ملے گی جو نبی کی یہ تعریف کرے کہ اس کے لئے نئی کتاب اور نئی شریعت لازم ضروری ہے۔ بلکہ خدا کے کلام سے ثابت ہے کہ ایسے بہت سے نبی گذرے ہیں جو نئی شریعت نہیں لائے بلکہ پہلے انبیاء کے تابع تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ۔ یعنی ہم نے توریت اُناری ہے جس میں ہدایت اور نور کی باتیں ہیں۔ کئی نبی اُس کے ذریعہ سے فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔ اب غور فرمائیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اُن کے بھائی حضرت ہارون نبی تھے اور اپنی کتاب نہ رکھتے تھے۔ بلکہ توریت کے تابع تھے۔ اسی طرح آپ کے بعد پے در پے کئی نبی آئے مگر وہ نئی شریعت نہ لائے بلکہ توریت کے تابع تھے۔ پس جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں قرآن کریم آخری اور کامل شریعت ہے۔ اور اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا تابع نہ ہو اور قرآن کریم کو لغو ذواللہ منسوخ قرار دے۔

اب ہم ذیل میں چند شہادتیں پیش کرتے ہیں، جن سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین اور لَا بُدَّيْ بَعْدِي کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ نبیوں کے سردار حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ بلکہ بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ سرور دو عالم محمد رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل متابعت اور تالیفداری میں نبی آ سکتے ہیں۔

(۱) آپ یہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن پر قرآن کریم نازل ہوا۔ اس کتاب کی بہترین تفسیر سمجھنے والے تھے۔ خاتم النبیین والی آیت ۱۱۰ ہجری میں بعد نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا نازل ہوئی رد روح المعانی و تاریخ الخلفاء جلد ۱ صفحہ ۱۵۴ اور حضور کے سرزندہ اربعہ حضرت ابراہیم سلمہ ہجری میں فوت ہوئے۔ تاریخ الخلفاء جلد ۱ صفحہ ۱۶۲، ان کی وفات پر حضور صلعم نے فرمایا۔ لو عاش ابراہیم لکانت صدیقاً فیما دار ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۳ مصری، کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق بنی ہوتا۔ پس آیت خاتم النبیین کے پانچ سال بعد حضور صلعم کا یہ فرمانا صریحاً ثابت کرتا ہے کہ حضور نے خود اس آیت سے نبوت کو کلی مسدود نہیں فرمایا۔ یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور اسے ابن ماجہ کے علاوہ اور محدثین نے بھی روایت کیا ہے اور مشہور امام ملا علی قاری صاحب نے اپنی کتاب موضوعات کبیر کے صفحہ ۶۹ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

اور اس کے ساتھ ہیں یہ کہتا ہوں کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا اور نبی ہو جاتے اور ایسے ہی اگر عمر بنی ہو جاتے تو آپ کے تابعداروں میں رہے ہوتے۔ پس ان کا نبی ہونا اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے توڑیو والا نہ ہوتا جب کہ معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو توڑ دینا ہو۔ اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔ اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا نبی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متبع ہو آپ کے بعد آ سکتا ہے۔ اور اس کا آنا خاتم النبیین کے معنی میں نہیں۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔ اس روایت سے بھی ظاہر ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین سے نبوت کو بالکل بند نہیں سمجھا۔ ورنہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اب تک سڑے تیرہ سو برس سے کوئی ولی بھی نہیں ہوا جو یقیناً غلط ہے پس اس سے بھی صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ حضور خود لفظ خاتم النبیین سے نبوت کو بند نہ سمجھتے۔

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ اہل علم سے مخفی نہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نصف دین حضرت عائشہ سے سیکھو۔ اور تاریخ رخ سے ثابت ہے کہ بڑے بڑے صحابہ کرام آپ سے حدیث نبوی دریافت فرمایا کرتے تھے اور بڑے بڑے مسائل کا آپ سے مسئلہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرماتی ہیں قولوا انما خاتم

النبيين فلا تقولوا الا بنى بعداء (روشنور جلد ۵ صفحہ ۳۸) کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین تو
 کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اب ہمارے مخالفین کا جا بجا حدیث لائے بغیر کویش کرنا ثابت کرتا ہے
 کہ وہ نہ تو خوفِ خدا دل میں رکھتے ہیں اور نہ ہی دیانت سے کام لیتے ہیں۔ ورنہ حضرت عائشہ کے اس قول کے
 بعد جو قرآن مجید اور احادیث کے سمجھنے میں بیوقوفی رکھتی تھیں۔ اور جن کے فقیہ ہونے کو تمام اہل اسلام تسلیم جانتے
 ہیں ہرگز ان مولیوں کے اجتہاد کی پیروی نہ کرتے۔ اس کے علاوہ اُمتِ محمدیہ کے بڑے بڑے اولیاء بھی یہی عقیدہ
 رکھتے تھے کہ غیر شرعی نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں ہو اس کا دروازہ قیامت تک کھلا
 ہے۔ چنانچہ بزرگانِ ذیل اس امر کے قائل ہیں کہ سرورِ کائنات کی اُمت میں نبی ہو سکتے ہیں۔

۱) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۲) حضرت محی الدین ابن عربی
 رحمۃ اللہ علیہ۔ (۳) حضرت شاہ ولی اللہ صاحبِ محدث دہلوی جو بارہویں صدی کے مجدد تھے۔ (۴) حضرت
 امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۵) حضرت مولینا محمد قاسم صاحبِ بائیں دیوبند۔ لغتِ عرب بھی اس بات پر
 شاہد ہے کہ جب لفظ خاتم کسی قوم کی طرف مقصود ہو اور بطور مدح استعمال کیا گیا ہو تو بطور مذمت تنواس
 کے معانی سوائے اس قوم کے سردار کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ خود آپ اپنی کتابوں کے سرورقوں پر خاتمِ محمدین۔ اور
 خاتمِ المرسلین لکھتے ہیں اور کیا کبھی بھی آپ کا یہ مطلب ہو کہ اس بزرگ کے بعد کوئی مغتبر اور محدث نہ ہو گا؟ یہ تو مختصر آپ
 لوگوں کے اعتراض کا جواب یگانہ ہے اب ہم قرآن کریم کی وہ آیات پیش کرتے ہیں جن سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت بند نہیں ہے۔ (۱) اللہ یصلیٰ من الملائکۃ رسلاً ومن الناس۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ فرشتوں اور لوگوں میں سے رسول مقرر کرتا ہے (سورہ الحج آخری کورع) یصلیٰ من انصارک
 مبعوث ہے۔ جو حال اور مستقبل دونوں کیلئے آتا ہے پس معنی ہونے کے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یا نہیں گنا۔ یاد ہے کہ یہاں لفظ رسل ہے
 جمع کا مبعوث ہے اور اس مراد آنحضرت صلعم (واحد) ہی نہیں ہو سکتے پس ماننا پڑیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد
 رسالت کا سلسلہ جاری ہے اور یصلیٰ مستقبل کیلئے ہے۔ (۲) یا بنی آدم انا یا تیکم رسول منکم یقیمون علیکم ایاتی
 فمن اتبعی واسطع خلاخوت علیہم ولا ھم یخیرون۔ (اعراف کوئی) ترجمہ: اے بنی آدم! اللہ تعالیٰ تمہارے پاس رسول تم
 میں سے بیان کرینگے تمہارے سامنے میری بات پس لوگ پرہیزگاری اختیار کرینگے اور اپنی اصلاح کرینگے ان کو کوئی ڈر نہ ہو گا نہ اس
 من یصلی اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصلیقین والشہداء والصالحین (سورہ

توہمہ اور جو اطاعت کریں گے اللہ اور اس کے رسول و پیغمبر کی پس ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ نعم کیا یعنی نبی و صدیق
 شہید اور صالح۔ یہاں اگر معنی کے ساتھ کہے جائیں تو مطابقت ہو گا کہ اُمتِ محمدیہ میں کوئی حدیق، شہید اور صالح بھی نہیں ہو سکتا
 بلکہ نبوت کی پوری پوری کمرے صرف اناد پر مل سکتا ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھ سکیں اور یہ بالید است غلط ہے یہاں معنی من کے ہیں۔
 جیسا کہ قرآن کریم میں یہی معنی اور کئی جگہ آئے ہیں۔

صداقت حقہ مسیح و ہندی

دین اسلام میں ایک عظیم الشان امام کے آئینے پیشگوئی ہے۔ جسے آخری زمانہ میں آنا تھا۔ امام کا نام حضرت عیسیٰ ابن مریم اور امام ہندی ہے۔ اس پیشگوئی پر بعض لوگوں نے حوکر کھائی ہے۔ اور انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ انیولا وہی عیسیٰ ہے جو بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو کر آیا تھا۔ حالانکہ اس عیسیٰ کی وفات قرآن و حدیث سے و امام کے اقوال سے ثابت ہے۔ پس معلوم ہوا کہ انیولا عیسیٰ کی ہی اُمت سے آنا تھا۔ اور دوسری ٹھوکر انہوں نے یہ کہا ہے کہ آخری زمانے میں آنے والا حضرت عیسیٰ اور حضرت امام ہندی کو دو جدا جدا شخص سمجھ لیا ہے حالانکہ امام ہندی نے اسی عیسیٰ والی حدیث سے اس مسئلے میں جواب لے کر ثابت کیا ہے کہ آخری زمانہ میں عیسیٰ اور امام ہندی ایک ہی شخص ہے۔ چونکہ جو امام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حدیثوں میں آئے ہیں وہی امام حضرت امام ہندی کے متعلق آئے ہیں۔

قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیا ہے (۱) اس زمانہ میں بارش زیادہ ہوگی (۲) زمین میں قہر کا نوح و غیرہ کثرت آگیا (۳) زمین کا یعنی اسلام کی خوبیاں بیان کر کے لوگوں کو اسلام کی طرف دعو دیا جائیگا۔ نیز نور سے قتل کر کے (۴) عیسیٰ علیہ السلام اُمت محمدیہ ہوگا۔ (۵) دین محمدی کی تائید کرے گا۔ (۶) حضرت عیسیٰ صلیب کو توڑینگے یعنی تباہی نصاریٰ کو دلائل سے باطل کرینگے (۷) ہنوز نہ قتل کرینگے یعنی علماء نصاریٰ پر دلائل سے غالب آینگے۔ (۸) جریمہ موت کو دینگے (۹) اس وقت مال کی کثرت ہوگی (۱۰) اس وقت کی ایک نماز کا ثواب نیکی ساری چیزوں سے بہتر ہوگا۔ دیکھو بخاری باب دل عیسیٰ اور کنز العمال جلد ۲ ص ۱۱۱) حضرت عیسیٰ کے وقت تلواروں کی جنگ نہ ہوگی۔ دیکھو بخاری جلد ۱ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور (۱۲) حضرت

حضرت امام ہندی کے متعلق آیا ہے (۱) اللہ تعالیٰ امام ہندی کے زمانہ میں بارش زیادہ برسا دینگا۔ (۲) زمین میں پیداو و بربستہ ہوگی (۳) اس وقت مذہبی امن ہوگا۔ دیکھو کتاب نغم الخاق جلد ۲ اور مشکوٰۃ شریف ص ۵۸ مطبوعہ مطبعہ مقبانی دہلی اور ابو داؤد ص ۵۸ مطبوعہ مطبعہ نامی کان پور (۴) حضرت امام ہندی اُمت میں سے ایک آدمی ہے (۵) وہ دین محمدی کی تائید کرے گا۔ دیکھو حوالے مذکورہ بالا کتاب نغم الخاق مشکوٰۃ و ابو داؤد۔ (۶) حضرت امام ہندی کے متعلق بھی ایسا ہی آیا ہے کہ وہ نصاریٰ کو قتل کرے گا۔ اور دلائل کا قتل ہے۔ نہ کہ تلوار کا کیڑا مارا۔ تلوار سے قتل کرے گا۔ تو پھر یہ بات امن کے خلاف ہے اور اس زمانہ میں امن ہونا اور بیان ہو چکا ہے۔ اور کہے بھی آتا ہے (۷) امام ہندی کسی سویرے کو بھی نہ جگا دینگے یعنی کسی کو کوکھ نہ دیگا۔ (۸) اور نہ خونریزی کرے گا۔ (۹) صرف سنت کے بارے میں بحث کرے گا۔ اور کسی سنت کو قائم کئے بغیر نہ چھوڑے گا۔ (۱۰) اور نہ کسی بدعت کو نہیے دیگا۔ (۱۱) آخری زمانہ میں اس طرح قائم ہو جائیگا جس طرح کہ حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ (۱۲) وہ آہستہ آہستہ تمام ممالک کے دینوں پر غالب آجائے گا۔ (۱۳) صلیب کو توڑے گا۔ (۱۴) خنزیر کو قتل کرے گا۔ (۱۵) حضرت امام ہندی ہم برس تک دین اسلام کی تبلیغ کریں گے۔

نثر الطبیعت سلسلہ احمدیہ

(از حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اول: بیت کنندہ پتھ دل سے عہد اس بات کا کر لیوے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔
دوم: یہ کہ جھوٹا وزن اور بدنظری اور فتنی و بخی اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچنا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔
سوم: یہ کہ باقاعدہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرنا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں اہمیت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا اور دنیا پر ہیگا چہارم
یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم:** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عمر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ **ششم:** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواؤ ہوس۔ سے باز آ جائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ **ہفتم:** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور عیسیٰ سے زندگی بسر کرے گا۔ **ہشتم:** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ **نہم:** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک پس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ **دہم:** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقرار اطاعت در معروف باندہ کر اس پر تادقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتہوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

دیکھو اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء

خُطْبَةُ الْجُمُعَةِ

مؤلفہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت اقدس اپنے ابتدائی زمانہ میں لدھیانہ تشریف فرما تھے بعض خاصہ فہرستیں لکھ کر ان کے حلقہ میں جمعہ جمعہ دیں جو ہم سب نادیا کریں۔ چنانچہ حضور نے یہ خطبہ لکھ دیا۔ ۹۵ فیصدی بھی احمدیوں کو اس خطبہ کا علم نہیں۔ البتہ رسالہ شحید الاذہان ماہ اپریل ۱۹۱۷ء میں کئی قاضی اکمل صاحب اسکو محفوظ رکھنے کی خاطر چھاپنے پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۚ الَّذِي لَهُ مَلَكُوتُ

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ دنیا کیلئے نذیر ہو وہ پاک ذات ہے جس کے لئے بادشاہت السموات والأرض ولہ یَتَّخِذُ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيفٌ فِي الْمَلِكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ رُءُو

ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں بنایا اس نے کوئی بیٹا اور نہ کوئی اسکی بادشاہت میں شریک اور یہ اکیس برس پہلے کو ایک مقرر زمانہ تَقْدِيرًا ۚ وَاتَّخَذُ وَاٰمِنٌ دُوْفِیَہِ الْہِمَّةَ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَہُمْ یَخْلُقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لَا

اذاں مقرر کیا تاکہ اور لوگ اس میں مبتغی کے لئے اور مبدیہ نہ ہوں جو کچھ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور ان کو اپنی جانوں کے نفع و نَفْسِهِمْ ضَرًا وَلَا نَفْعًا وَلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَلَا حَیٰوَةً وَلَا نَشُورًا ۚ كُلُّ نَفْسٍ ذَٰئِقَةُ الْمَوْتِ

انفسان کا بھی کچھ اختیار نہیں اور نہ اپنی موت کا اختیار ہے اور نہ ہی انھیں کی قدرت رکھتے ہیں۔ ہر ایک جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ ۚ اَلَا کَذٰلَکَ خَلَقَ الْمَوْتَ لِیُثْبِتَ اَنَّهُ حَقٌّ اِلَّا ہُوَ ۚ وَخَلَقَ

اور ہمیشہ زندہ اور باقی رہنے والی عرف تیرے رب کی اتھ جو جلال و کرامت والا ہے اسے موت کو پیدا کیا تاکہ معلوم ہو کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہرگز نہیں مریں گا وَخَلَقَ الْمَوْتَ لِیُثْبِتَ اَنَّهُ لَا قُوٰی اِلَّا ہُوَ ۚ وَخَلَقَ الْعِزَّ لِیُثْبِتَ اَنَّهُ لَا قَادِرٌ اِلَّا ہُوَ ۚ

کو بنایا تاکہ ظاہر ہو کہ قوی کوئی نہیں مگر وہی اور مجز کو بنایا تاکہ ثابت ہو کہ قادر کوئی نہیں مگر وہی سُبْحٰنَہٗ مَا اَعْظَمَ شَآءَہٗ ۚ اَثْبِتَ حَیٰاتَہٗ بِمَوْتِ غَیْرِہٖ ۚ وَاثْبِتَ قُوَّتَہٗ

عجب پاک ذات ہے اور کیا ہی بزرگ شان ہو اُسے دوسری کی موت سے اپنی دائمی زندگی ثابت کی اور دوسروں کے کمزوریوں سے

بِضَعْفٍ غَيْرِهِ وَأَقْبَتَ قُدْرَتَهُ لِعَجَبٍ غَيْرِهِ ط تَفَرَّدَنِي ذَاتِهِ وَصَفَاتِهِ

اپنی قوت کا اظہار کیا اور دوسروں کے عجب سے اپنی قدرت کا ثبوت دیا وہ یگانہ ہے اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں

وَقُوَّتِهِ وَقُدْرَتِهِ وَحَيَاتِهِ لَا تَمُوتُ لَكَ فِيمَا أَحَدٌ وَرَأَى كَانَ نَبِيًّا

اور اپنی قوت میں اور اپنی قدرت میں اور اپنی دائمی زندگی میں اور ان باتوں میں اس کا کوئی شریک نہیں خواہ کوئی نبی ہو یا

أَوْ رُسُلًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلُ الرُّسُلِ وَسَوَاجِ

دلی اور درود اور سلام ہو اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سب رسولوں سے افضل ہیں۔ اور کل بھلائی کی

السُّبُلِ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى - إِنَّ اللَّهَ وَ

راہوں کے روشن چراغ ہیں خاتم الانبیاء ہیں اور کل نبی آدم سے خدا کو عزیز و محبوب ہیں اللہ تعالیٰ اور

مَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

ان کے ملائک اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تم بھی اے ایمان والو اپنے نبی پر محبت اور سچے دل سے درود اور

تَسْلِيمًا ط يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَحَادِيثَ الدِّينِ لِلَّهِ وَصَلُّوا خَاشِعِينَ

سلام بھیجو اے ایمان والو خدا کے کیلئے خادم دین بن جاؤ اور شروع اور ختم کیساتھ نماز میں ہر

وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ - إِنَّ الْمَوْتَ

اور خدا کے نہایت فرمانبردار بندہ ہو جاؤ اور ہرگز نہ مروتہ کر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو بلاشبہ موت

قَرِيبٌ مَا جِئْنَا مِنْهُ بَشِيرٌ وَلَا نَذِيرٌ وَلَا يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْأَحْيَاءِ لَكَ نَبِيًّا وَسَيِّدًا مُحَمَّدٌ

قریب اور اس سے کبھی نجات نہیں پائی نہ کسی نے اور نہ کسی دلی سے اور اگر کوئی فرد بشر زندہ رہ سکتا تو یقیناً رب زیادہ سچی ہمارے سید

بِالْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَغْلُوا فِي قَوْلِكُمْ وَلَا تَقُولُوا

دعویٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتے اے لوگو اپنے قولوں میں حد سے نہ بڑھو اور جو بات کہو

إِلَّا الْحَقَّ وَلَا تَقُولُوا لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيٌّ بَلْ هُوَ مَاتَ - وَتَوَنَّى وَرُفِعَ

حق کہو اور یہ بات نہ کہ اپنے منہ سے نہ نکالو کہ عیسیٰ علیہ السلام مجھ سے نفی زندہ ہیں بلکہ وہ مر گئے اور ان کی روح پاک قیامت کی گئی

وَأُدْخِلَ فِي عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ مَاتُوا مِنْ قَبْلِهِ وَكَيْفَ تُنَكَّرُونَ

اور عزت کیساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور وہ ان صالحین کی جنت میں داخل کئے گئے جو ان سے پہلے اس دار فناء سے کوئے گئے ہیں اور مسیح

بِمَوْتِ الْمَسِيحِ وَقَدْ تَفَرَّعَ وَنَ ذِكْرُ وَفَاتِهِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا تَلْمِزُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

کی موت کا تم کیونکر انکار کرتے ہو اور جب تم قرآن کریم میں ان کی وفات کا ذکر پڑھتے ہو اور حق بات کو نہ چھپاؤ جبکہ تمہیں معلوم ہے

خطبہ دوم

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ كَيْفَ تَكْفُرُونَ

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو کہ زلزلہ قیامت ایک نہایت بڑا ناک چیز ہے تم اس ساعت کا انکار کرتے

بِالسَّاعَةِ وَقَدْ جَاءَهَا أَشْرَاطُهَا وَقَدْ جَاءَ الْمَسِيحُ الَّذِي بَشَّرَكُمْ

ہو حالانکہ اس کی بڑی دو علامتیں ظاہر ہو گئیں اور بالتحقیق وہ مسیح جسے آنے کی تمہیں بشارت دی تھی

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكُمْ صِدْقًا وَعَدًا فَأَشْكُرُوا لِلَّهِ وَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَكُونُوا

تعمی میں آگیا اور تمہارے رب کی بات نہایت سچائی اور عدل کیساتھ پوری ہوئی۔ پس خدا کا شکر کرو اور مسیح موعود کی پیروی کرو اور اس کے پہلے

أَوَّلَ كَاذِبٍ يَهُودِيٍّ. وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلْقَوُ رَبِّكُمْ وَأَنَّكُمْ إِلَيْكُمْ رُجْعُونَ. يَا أَيُّهَا

منکر تمہاری نہ بنو اور یاد رکھو خدا کے سامنے ہونا ہے اور اسی کی طرف پھر جانا ہے۔ اے

النَّاسُ لَا تَرُدُّوا نِعْمَتَ رَبِّكُمْ وَاتَّقُوا مِنْ أَمْثَالِ قَوْمٍ كَانُوا قِرْدَةً

لوگو اپنے رب کی نعمت کو رد نہ کرو اور اس قوم کے حالات سو ڈرو (جو خدا کی ناشکری اور انکاری) ذلیل بندر

خَاسِعِينَ. وَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّكُمْ وَاعْدِلُوا فِي كُلِّ أَمْرٍ كَمَا أَنَّ اللَّهَ

بنائی گئی اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجو اور کل امور میں عدل اختیار کرو تحقیق خدا کے حکم

يَأْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ

عدل و احسان اور اپنے ذمے القربے کا حکم دیتا ہے اور فحش باتوں

وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ. وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ قَالِيهِ تَبَتَّلُوا

اور گناہ کے کاموں اور کفر کی طرح قول سے منع فرماتا ہے اول اور آخر تب تہلیل اس کی کہ ہو ہو ہو

أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ ط

اے مومنو!

پیشہ پیشہ مفصلہ ذیل فایں دوکان محمد یاسین تاجرتبایاں سے طلب کرو پیشہ پیشہ

ریلو یو آف ریجینز اردو کے مختلف سالوں کے فایں کافی طور پر میرے یہاں مل سکتے ہیں قیمت فی فایں بلا جا تین روپیہ ہے

تشیخہ الافہان اور ریلو یو آف ریجینز کے فایلوں کے علاوہ متفرق طور پر پرچے بھی مل سکتے ہیں قیمت فی پرچہ دو آنے ہزار

ریلو یو آف ریجینز انگلش کے مکمل فایں اور متفرق پرچے بھی مل سکتے ہیں فی فایں پانچ روپیہ فی پرچہ چار آنے ہزار

عشق الہی میں سچی آواز

تازہ نظم حضور پر نور حاجی میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

یا فاسخِ روح ناز ہو جا
خدمت میں ہی عشق کا فزا
کر خانہٴ فکر کو مقفل
ہے جس صراط پر نیرا پاؤں
دا دیدہ و گوش باز ہو جا
گیو کی طرح دراز ہو جا
جادہونی رافے اس کے در پر
انجام سے بے نیاز ہو جا

پیارے تجھے غیر سے ہے کیا کام
آ آ میرے دل کا راز ہو جا

مست کا پیغام

اقامی میلای مسرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نبصرہ العزیز کا دکش شگفتہ
متعلقہ احمدی جنتری۔

السلام علیکم۔ احمدی جنتری ملی
اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے۔
اور دوستوں کو اس کے خریدنے کی توفیق
دے۔ والسلام

خاکسار میرزا محسن و احمد

ان پبلشر

میں نے جب پچھلے سال حضور پر نور کی خدمت بابرکت میں ہدیہ
جنتری بھیجی تو حضور نے اپنے دست مبارک سے مذکورہ بالا سطور لکھ
کر بھیجی۔ جزا اہم الشکر۔ خاکسار محمد یامین ناچر کتب فارسیان

جوزی ۱۹۳۱ء	رمضان ۱۳۵۲ھ	یو ۱۹۹۰	بھدلی ۱۸۵۵	بھدلی ۱۳۳۱ھ
پیر ۱	۱۲	۱۸	۱۱	ناگہ
منگل ۲	۱۵	۱۹	۱۲	۲
بدھ ۳	۱۶	۲۰	۱۳	۳
جمعرات ۴	۱۷	۲۱	۱۴	۴
جمعہ ۵	۱۸	۲۲	۱۵	۵
ہفتہ ۶	۱۹	۲۳	۱۶	۶
اتوار ۷	۲۰	۲۴	۱۷	۷
پیر ۸	۲۱	۲۵	۱۸	۸
منگل ۹	۲۲	۲۶	۱۹	۹
بدھ ۱۰	۲۳	۲۷	۲۰	۱۰
جمعرات ۱۱	۲۴	۲۸	۲۱	۱۱
جمعہ ۱۲	۲۵	۲۹	۲۲	۱۲
ہفتہ ۱۳	۲۶	۳۰	۲۳	۱۳
اتوار ۱۴	۲۷	۳۱	۲۴	۱۴
پیر ۱۵	۲۸	۱	۲۵	۱۵
منگل ۱۶	۲۹	۲	۲۶	۱۶
بدھ ۱۷	۳۰	۳	۲۷	۱۷
جمعرات ۱۸	۳۱	۴	۲۸	۱۸
جمعہ ۱۹	۱	۵	۲۹	۱۹
ہفتہ ۲۰	۲	۶	۳۰	۲۰
اتوار ۲۱	۳	۷	۳۱	۲۱
پیر ۲۲	۴	۸	۱	۲۲
منگل ۲۳	۵	۹	۲	۲۳
بدھ ۲۴	۶	۱۰	۳	۲۴
جمعرات ۲۵	۷	۱۱	۴	۲۵
جمعہ ۲۶	۸	۱۲	۵	۲۶
ہفتہ ۲۷	۹	۱۳	۶	۲۷
اتوار ۲۸	۱۰	۱۴	۷	۲۸
پیر ۲۹	۱۱	۱۵	۸	۲۹
منگل ۳۰	۱۲	۱۶	۹	۳۰
بدھ ۳۱	۱۳	۱۷	۱۰	۳۱

رباعیاں باصلاح غیر مبایعین

مرقومہ قاضی محمد یوسف صاحب احمی فسا روقی پشاور

راج ۱۹۳۴ء

۱۳۵۲

۱۹۹۰

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱۸۵۵

۱	۱۸	۱۱	۲۰	جمعرات
۲	۱۹	۱۲	۲۱	جمعہ
۳	۲۰	۱۳	۲۲	ہفتہ
۴	۲۱	۱۴	۲۳	اتوار
۵	۲۲	۱۵	۲۴	پیر
۶	۲۳	۱۶	۲۵	منگل
۷	۲۴	۱۷	۲۶	بدھ
۸	۲۵	۱۸	۲۷	جمعرات
۹	۲۶	۱۹	۲۸	جمعہ
۱۰	۲۷	۲۰	۲۹	ہفتہ
۱۱	۲۸	۲۱	۳۰	اتوار
۱۲	۲۹	۲۲	۳۱	پیر
۱۳	۳۰	۲۳	۱	منگل
۱۴	۳۱	۲۴	۲	بدھ
۱۵	۱	۲۵	۳	جمعرات
۱۶	۲	۲۶	۴	جمعہ
۱۷	۳	۲۷	۵	ہفتہ
۱۸	۴	۲۸	۶	اتوار
۱۹	۵	۲۹	۷	پیر
۲۰	۶	۳۰	۸	منگل
۲۱	۷	۳۱	۹	بدھ
۲۲	۸	۱	۱۰	جمعرات
۲۳	۹	۲	۱۱	جمعہ
۲۴	۱۰	۳	۱۲	ہفتہ
۲۵	۱۱	۴	۱۳	اتوار
۲۶	۱۲	۵	۱۴	پیر
۲۷	۱۳	۶	۱۵	منگل
۲۸	۱۴	۷	۱۶	بدھ
۲۹	۱۵	۸	۱۷	جمعرات
۳۰	۱۶	۹	۱۸	جمعہ
۳۱	۱۷	۱۰	۱۹	ہفتہ

ان قدسی دوستوں سے میرا تعلق ہے
 کن سے تو ملائے تعلق اور چڑاکن سے ہے
 نور دین مانا خلیفہ پیر شیشیاں ہو گئے
 کل جسے کہتے تھے آج وہ مرشد بنا
 افتدا غیا احمدی کے خلف میں کردی آدا
 غیر کے پڑھتے جنازہ ہونہایت شوق سے
 اپنے مطلب کی کہے کر میرزا وہ بھی درست
 جس جگہ دونوں کو پایا اپنے مطلب کے خلاف
 کہتے ہیں ہم کو وہ کا خدا و مشرک نیز ضلال
 یونہی پہنچے ہیں کا فوکا کرتے تھے سب
 کہتے ہیں ہیکو وہ محمودی نہایت شوق سے
 حضرت احمد نے کیا ان کو بتایا تھا یہی
 کہتے ہیں لاہور کے ممبر میں معلوم ہے
 مان لوں میں یہ اگر مانے نہ ہو پھر کیا بات
 کہتے ہیں لاہور کے ممبر میں باصفا
 کام سب برعکس ہوتا ہے میں ملے تین تین
 کہتے ہیں لاہور کے ممبر کو وہ خیر البشر
 سچا اگر یہ ہے تو انیر پھر محمد ہو گئے
 کہتے ہیں لاہور کے ممبر کہ تو احمد نہیں
 تو یہی سچا ہے تیرے منکر بھی مومن ہیں گے
 کہتے ہیں لاہور کے ممبر کہ ہم جاہل نہیں
 جبکہ وہ ناقص بنی ہوں کس طرح کامل ہوں

یہ تھوڑا سا کلمہ ہے جنہیں انکار ہے
 کیا کسی نے یہ یہ سوچا اور کتنی بار ہے
 مانگو پہلی خلافت پھر گریزاں ہو گئے
 پہلے کیا تھے اور اب کیا تم مری جاں ہو گئے
 غیر کو اب لڑکیاں دینا بھی جائز کر دیا
 کیا تھی عیسیٰ پھر مرشد کے حکم کی محبت
 نور دین سے جو اگر اصل مدعا وہ بھی درست
 بتاؤ تامل ترک کردی افتدا وہ بھی درست
 خوب کرتے ہیں مگر ہم پوچھتے ہیں اگر کمال
 غیر منکر غیر سے بڑھ کر دکھایا کب لکمال
 ہم بھی پیغمبر ہی انہیں کہدیں غور و خوض سے
 احمدی ہونا نہیں ڈرتے ہیں اس مافوق سے
 تم جسے محمود کہتے ہو وہی مذموم ہے
 سچا اگر یہ ہے تو سارا سارا مذموم ہے
 قادیان والوں کی تہلیل کذب و افترا
 مرزا علی مدثر شاہ حکیم ابو اعظم
 نقابانی خود پر نہیں کوئی نبی اس کا پیر
 اور سچا ہو گیا ہشتام کا بیٹا عمر
 کفر اور ایمان میں لٹکے لئے تو حد نہیں
 یہ عقیدہ رکھ کے بھی وہ اب تک مرتد نہیں
 مانتے ہیں ہم نبی احمد مگر کامل نہیں
 سوچ لیں اس بات کو کیا کوئی بھی غافل نہیں

جلد ۱۱ کی پبلک تقریروں کے نوٹ

باب في من الصلوات في غير محارم

درد دل کا اظہار

خدا کے عشق سے دُمن کو اسکی یاد آتی ہے وہ ذیہ کو چھڑاتی ہے توفیق سے جالاقی ہے
 دے تعلیم حضرت کی کہ سوتوں کو جگاتی ہے ہرک انسان کو وہ باخدا انسان بناتی ہے
 جماعت احمدیہ راہِ مولا کو دکھاتی ہے وہ مذہب پر پلائی ہے وہ قرآن سکھاتی ہے
 مسیح نامری کی زندگی کیوں نکھاتی ہے جسے مئی نہ کشمیر میں عبا کرسداتی ہے
 زمینی ہو کہ حصہ ہے نہیں پری وہ رہتا ہو فلک پر روح انسانی ہمیشہ جاساتی ہے
 کلام میرزا میں دیکھئے کیا بھرا جاوے کلاس کی شانِ رعنائی دلوں کو کھینچ لاتی ہے
 خلافت کیسکو کہتے ہیں خلافت ایسی ہوتی ہے عیساؑ کو اٹھ کر جو وہ دوا بناتی ہے
 پیامی ہو گئے نادم سدا سبخت میں اگر پس سرِ موعود کی کیا پیشگوئی رنگ لاتی ہے
 ہوئی ہے چار سو شہرت جہاں میں احمدیوں کی بفضلِ صحبت نام آور ہوتی جاتی ہے
 ہماری کامیابی دیکھ کر دشمن بھی کہتا ہے یہی ہے اک جماعت دین کے جو کام آتی ہے
 مسرت رہتی ہے یا مین کو اس بات کی ہر خدا کی حمد اور تعریف اس کے دل کو بھاتی ہے

سائترھواں سال

خدا نے جی وقیم فادر مطلق کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس ارحم الراحمین
 پروردگار عالم کی جناب سے ہی توفیق حاصل ہوئی کہ تبلیغی مضامین بصورت
 جنتری چھپوا کر احباب کی نذر کئے جاویں۔ بحمد اللہ جنتری ہذا کا سائترھواں سال
 ہے اور خدائے ذوالجلال والکرام ہمیشہ نئے نئے مضامین ہتیار کرنے کی توفیق
 بخشتا ہے۔ جو اپنے پرانے کی رہنمائی کے ذرائع بنتے ہیں اللہ تعالیٰ رب العزیز
 والکرام کے حضور دستِ دعا ہوں کہ ہمیشہ اس عاجز مرہا پر ماضی کو توفیق عطا فرماتا
 رہے اور یہ سلسلہ مدت و رات تک قائم و دائم رکھے مبادا اسی کے ہی ذریعہ مجھے آخری
 نجات حاصل ہو کر انجامِ نحیب نہ ہو۔ امین ثم امین۔
 والسلام خاکسار محمد یاسین بقلم خود

مئی ۱۹۳۸ء	جون ۱۹۳۸ء	جولائی ۱۹۳۸ء	اگست ۱۹۳۸ء	ستمبر ۱۹۳۸ء	اکتوبر ۱۹۳۸ء
-----------	-----------	--------------	------------	-------------	--------------

۱	۱۶	۱۶	۱۱	۳	۳
۲	۱۷	۲۰	۱۲	۳	۳
۳	۱۸	۲۱	۱۳	۴	۴
۴	۱۹	۲۲	۱۴	۵	۵
۵	۲۰	۲۳	۱۵	۶	۶
۶	۲۱	۲۴	۱۶	۷	۷
۷	۲۲	۲۵	۱۷	۸	۸
۸	۲۳	۲۶	۱۸	۹	۹
۹	۲۴	۲۷	۱۹	۱۰	۱۰
۱۰	۲۵	۲۸	۲۰	۱۱	۱۱
۱۱	۲۶	۲۹	۲۱	۱۲	۱۲
۱۲	۲۷	۳۰	۲۲	۱۳	۱۳
۱۳	۲۸	۳۱	۲۳	۱۴	۱۴
۱۴	۲۹	۳۲	۲۴	۱۵	۱۵
۱۵	۳۰	۳	۲۵	۱۶	۱۶
۱۶	۳۱	۴	۲۶	۱۷	۱۷
۱۷	۱	۵	۲۷	۱۸	۱۸
۱۸	۲	۶	۲۸	۱۹	۱۹
۱۹	۳	۷	۲۹	۲۰	۲۰
۲۰	۴	۸	۳۰	۲۱	۲۱
۲۱	۵	۹	۳۱	۲۲	۲۲
۲۲	۶	۱۰	۱	۲۳	۲۳
۲۳	۷	۱۱	۲	۲۴	۲۴
۲۴	۸	۱۲	۳	۲۵	۲۵
۲۵	۹	۱۳	۴	۲۶	۲۶
۲۶	۱۰	۱۴	۵	۲۷	۲۷
۲۷	۱۱	۱۵	۶	۲۸	۲۸
۲۸	۱۲	۱۶	۷	۲۹	۲۹
۲۹	۱۳	۱۷	۸	۳۰	۳۰
۳۰	۱۴	۱۸	۹	۳۱	۳۱

حالت زار کا نقش

ہوں اندول میں چشم غم۔ دل میں بڑا ہے غم الم
حالت ہوئی نازک مری۔ اور ناک میں آیا ہے دم

لگتا نہیں ہے کچھ پتہ۔ اسے دوستو حق کی قسم

کچھ بات بھی جو تو سہی جن کو کیا جائے رقم

کچھ تھر تھرتا ہے قلم۔ کچھ لڑکھڑاتے ہیں قدم

خرد غم ہیں ہوں آج کل دل میں ہے ماتم سالم

مجھ پر ہے کیا ظلم و ستم گشتا ہے دل ہر دم بدم

گویا کہ میں ہوں جاں بگب آیا سفر موئے عدم

حالت ہے بالکل غیر سی اسے میرے رب ذو الکرم

رنج و الم فکرو بلا شامل ہوئے سب یک قلم

مجھ پر ہے یہ کیا ابتلا۔ یا میرے ماتھول کی سزا

دام و درم سے بھی حقیقت کم ہے میری لاجرم

اے میرے مولا میں ترابندہ ہوں آخر کسے خبر

مجھ پر عیاں ہے حال کُل مخفی نہیں ہے کیف و کم

تو ہی نظر گرچھ لے کر تو اور اپنا کون ہے

میرا تو دشمن ہو گیا سارا جہاں مل کر ہم

اپنے پرانے دیکھتے ہیں سب حقارت کی نظر

مجھ بن نہیں ہے اب گذر کر فضل اے ابرکرم

جو دوست ہیں وہ غیر ہیں۔ غیر و نکا کیا کہنا بھلا

ساتھی نہیں مونس نہیں ہدم نہیں اے محسنم

آئی ندایہ غیب سے کرتا ہے کیا شکوہ میرا

یا مین روک اپنی زباں یا مین تمام اپنا قلم

جولائی ۱۹۳۲ء	۱۳۵۳ھ	۱۹۹۱ء	۱۳۵۲ھ	۱۳۵۱ھ	۱۳۵۰ھ
اتوار	۱	۱۸	۱۸	۱۰	۴
پیر	۲	۱۹	۱۹	۱۱	۵
منگل	۳	۲۰	۲۰	۱۲	۶
بدھ	۴	۲۱	۲۱	۱۳	۷
جمعرات	۵	۲۲	۲۲	۱۴	۸
جمعہ	۶	۲۳	۲۳	۱۵	۹
ہفتہ	۷	۲۴	۲۴	۱۶	۱۰
اتوار	۸	۲۵	۲۵	۱۷	۱۱
پیر	۹	۲۶	۲۶	۱۸	۱۲
منگل	۱۰	۲۷	۲۷	۱۹	۱۳
بدھ	۱۱	۲۸	۲۸	۲۰	۱۴
جمعرات	۱۲	۲۹	۲۹	۲۱	۱۵
جمعہ	۱۳	۳۰	۳۰	۲۲	۱۶
ہفتہ	۱۴	۳۱	۳۱	۲۳	۱۷
اتوار	۱۵	۱	۱	۲۴	۱۸
پیر	۱۶	۲	۲	۲۵	۱۹
منگل	۱۷	۳	۳	۲۶	۲۰
بدھ	۱۸	۴	۴	۲۷	۲۱
جمعرات	۱۹	۵	۵	۲۸	۲۲
جمعہ	۲۰	۶	۶	۲۹	۲۳
ہفتہ	۲۱	۷	۷	۳۰	۲۴
اتوار	۲۲	۸	۸	۳۱	۲۵
پیر	۲۳	۹	۹	۱	۲۶
منگل	۲۴	۱۰	۱۰	۲	۲۷
بدھ	۲۵	۱۱	۱۱	۳	۲۸
جمعرات	۲۶	۱۲	۱۲	۴	۲۹
جمعہ	۲۷	۱۳	۱۳	۵	۳۰
ہفتہ	۲۸	۱۴	۱۴	۶	۳۱
اتوار	۲۹	۱۵	۱۵	۷	۱
پیر	۳۰	۱۶	۱۶	۸	۲
منگل	۳۱	۱۷	۱۷	۹	۳

احمدیوں کے عقائد

۱۔ ہم لوگ یقین رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اسکی ہمتی پر ایمان لانا۔ اسکا ایک جاننا اور اسکا کوئی شریک نہ ماننا۔ اسکے سوائے باقی سب کو مخلوق جاننا اور اس کی ذات پاک کو تمام عیوب سے پاک سمجھنا اور کو تمام خوبیوں کا مایع جاننا کہ اسکی قدرت لا انتہا ہے۔ اس کا علم غیر محدود سمجھنا ہمارے ایمان کا خلاصہ ہے۔
۲۔ ہم لوگ یقین رکھتے ہیں کہ بلا کمال اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ جبکہ اس نے اپنی حکمت کامل سے مختلف کاموں کے لیے پیدا کیا ہے۔ وہ مخلوق بھی ہماری طرح خدا تعالیٰ کی محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے اظہار کیلئے ان کا محتاج نہیں وہ اگر چاہتا بغیر اس مخلوق کے پیدا کرنے کے بھی اپنی مرضی اظہار فرما سکتا تھا۔

۳۔ ہم لوگ یقین رکھتے ہیں جب کبھی دنیا تاریکی سے بھرتی ہے۔ لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بلا آسمانی مدد کے چارہ نہیں ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ اپنی شفقت کاملہ اور رحم بے انتہا کے ماتحت بندوں کی اصلاح کی خاطر اپنے نیک اور پاک اور مخلص بندوں سے منتخب کر کے بھیجتا رہتا ہے۔ یہ خدا کے فرستادہ دنیا کے لوگوں کو باری اور ملت کمال کرشمہ کی طرف لانے ہیں ہمیشہ سے ایسا ہوتا رہا اور آئندہ بھی اُمت محمدیہ میں ایسے پاک بندے ہوتے رہیں گے۔

۴۔ ہم لوگ یقین رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور انکی مشکلات کو مالتا ہے۔ اور بندہ کے عجز و انکسار پر اور اسکی اضطرابی حالت پر ضرور توجہ فرماتا ہے۔ ہر اک پکارنے والے کی آواز کو جب کوئی اسکو پکارتا ہے۔ تو وہ سنتا ہے۔ ہم لوگ یقین رکھتے ہیں۔ مرنے کے بعد انسان پھر ٹھہرایا جائیگا اسکے اعمال کا حساب لیا جائیگا۔ اچھے اعمال کو نیا لے لیا تھا اچھا سلوک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑنے والے کو سزا دی جائیگی انسان کے خواہ کتنے بھی ذرات ہو جاویں ہڈیاں تک منگ دی جائیں پرندے کھا جائیں لیکن پھر بھی اپنی صورت پر پیدا کیا جائیگا۔

۵۔ ہم لوگ یقین رکھتے ہیں کہ جہنم ایسا مقام ہے جس میں آگ اور شدید سوزی کا عذاب ہوگا۔

۱۹۳۲ء	۱۹۳۳ء	۱۹۳۴ء	۱۹۳۵ء	۱۹۳۶ء	۱۹۳۷ء
۱	۱۹	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۲	۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۳	۲۱	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۴	۲۲	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۵	۲۳	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۶	۲۴	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۷	۲۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۸	۲۶	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۹	۲۷	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۰	۲۸	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۱	۲۹	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۲	۳۰	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۳	۳۱	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۱۴	۳۲	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۵	۳۳	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۱۶	۳۴	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۱۷	۳۵	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۱۸	۳۶	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۱۹	۳۷	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۲۰	۳۸	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۱	۳۹	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۲	۴۰	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۳	۴۱	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۲۴	۴۲	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۲۵	۴۳	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۲۶	۴۴	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۲۷	۴۵	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۲۸	۴۶	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۲۹	۴۷	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۳۰	۴۸	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۳۱	۴۹	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۳۲	۵۰	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۳۳	۵۱	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۳۴	۵۲	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۳۵	۵۳	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۳۶	۵۴	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۳۷	۵۵	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۳۸	۵۶	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۳۹	۵۷	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۴۰	۵۸	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۴۱	۵۹	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۴۲	۶۰	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۴۳	۶۱	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۴۴	۶۲	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۴۵	۶۳	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۴۶	۶۴	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۴۷	۶۵	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۴۸	۶۶	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۴۹	۶۷	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۵۰	۶۸	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۵۱	۶۹	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۵۲	۷۰	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۵۳	۷۱	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۵۴	۷۲	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۵۵	۷۳	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۵۶	۷۴	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۵۷	۷۵	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۵۸	۷۶	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۵۹	۷۷	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۶۰	۷۸	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۶۱	۷۹	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۶۲	۸۰	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۶۳	۸۱	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۶۴	۸۲	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۶۵	۸۳	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۶۶	۸۴	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۶۷	۸۵	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۶۸	۸۶	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۶۹	۸۷	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۷۰	۸۸	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۷۱	۸۹	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۷۲	۹۰	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۷۳	۹۱	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۷۴	۹۲	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۷۵	۹۳	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۷۶	۹۴	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۷۷	۹۵	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۷۸	۹۶	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۷۹	۹۷	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۸۰	۹۸	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۸۱	۹۹	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۸۲	۱۰۰	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۸۳	۱۰۱	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۸۴	۱۰۲	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۸۵	۱۰۳	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۸۶	۱۰۴	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۸۷	۱۰۵	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۸۸	۱۰۶	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۸۹	۱۰۷	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۹۰	۱۰۸	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۹۱	۱۰۹	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۹۲	۱۱۰	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۹۳	۱۱۱	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۹۴	۱۱۲	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۵	۱۱۳	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱
۹۶	۱۱۴	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲
۹۷	۱۱۵	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳
۹۸	۱۱۶	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۹۹	۱۱۷	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵
۱۰۰	۱۱۸	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶

۱۹۲۳
سنہ

جمادی الاول ۱۳۵۵ھ
بہار ۱۹۱۱ء

سنہ ۱۸۵۵ء
بہار ۱۳۱۱ھ

سنہ ۱۸۵۵ء
بہار ۱۳۱۱ھ

ہفتہ	۱	۲۰	۱۷	۹	۸
اتوار	۲	۲۱	۱۸	۱۰	۹
پیر	۳	۲۲	۱۹	۱۱	۱۰
منگل	۴	۲۳	۲۰	۱۲	۱۱
بدھ	۵	۲۴	۲۱	۱۳	۱۲
جمعرات	۶	۲۵	۲۲	۱۴	۱۳
جمعہ	۷	۲۶	۲۳	۱۵	۱۴
ہفتہ	۸	۲۷	۲۴	۱۶	۱۵
اتوار	۹	۲۸	۲۵	۱۷	۱۶
پیر	۱۰	۲۹	۲۶	۱۸	۱۷
منگل	۱۱	۳۰	۲۷	۱۹	۱۸
بدھ	۱۲	۳۱	۲۸	۲۰	۱۹
جمعرات	۱۳	۱	۲۹	۲۱	۲۰
جمعہ	۱۴	۲	۳۰	۲۲	۲۱
ہفتہ	۱۵	۳	۳۱	۲۳	۲۲
اتوار	۱۶	۴	۱	۲۴	۲۳
پیر	۱۷	۵	۲	۲۵	۲۴
منگل	۱۸	۶	۳	۲۶	۲۵
بدھ	۱۹	۷	۴	۲۷	۲۶
جمعرات	۲۰	۸	۵	۲۸	۲۷
جمعہ	۲۱	۹	۶	۲۹	۲۸
ہفتہ	۲۲	۱۰	۷	۳۰	۲۹
اتوار	۲۳	۱۱	۸	۳۱	۳۰
پیر	۲۴	۱۲	۹	۱	۳۱
منگل	۲۵	۱۳	۱۰	۲	۱
بدھ	۲۶	۱۴	۱۱	۳	۲
جمعرات	۲۷	۱۵	۱۲	۴	۳
جمعہ	۲۸	۱۶	۱۳	۵	۴
ہفتہ	۲۹	۱۷	۱۴	۶	۵
اتوار	۳۰	۱۸	۱۵	۷	۶
	۳۱	۱۹	۱۶	۸	۷
		۲۰	۱۷	۹	۸
		۲۱	۱۸	۱۰	۹

اس میں سوائے رونے پٹنے اور وانت پینے کے کچھ نہ ہوگا۔ خدا کے متکبرین اور منافقین کو تو نگاہ کاٹنا اس میں ان لوگوں کی اصلاح مد نظر ہوگی۔

۷۔ ہم لوگ تین رکھتے ہیں کہ خدا اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اول اپنی مرضی انہیں ظاہر فرماتا ہے۔ یہ کام کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی احکام شرع کبھی علم غیب کبھی دعویٰ خدائیں وغیرہ وغیرہ غرض مختلف حالات مختلف زمانوں مختلف مدارج مختلف

صوتوں میں نازل ہوتا ہے۔ سب اعلیٰ اور افضل کلام۔ قرآن پاک ہے اس میں تلخیص نازل ہوئی بندوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔ قیامت تک کوئی کلام کا منہ نہیں نکلتا۔ ۸۔ ہم لوگ تین رکھتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ اسکے نہیں اسکے رشتوں کی کتابوں

پر ایمان لایا ہے ہیں اور اسکے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ انکساری اور عاجزی کی راہوں پر چلتے ہیں۔ بڑے ہو کر چھوٹے بنتے ہیں۔ امیر ہو کر غریبوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت گذاری کرتے ہیں۔ اپنے آراموں پر

لوگ نیکے راحت آرام کو مقدم رکھتے ہیں ظلم وعدی اور خیانت سے پرہیز کرتے ہیں۔ اخلاق فاضلہ کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ لوگ ایسے مقام پر رکھے جائیں گے جس کو جنت کہتے ہیں۔ جس میں راحت اور چین ہے۔

تکلیف دکھ کا نام نہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا مندی کا مقام ہے اس کا دیدار نصیب ہوگا۔ انسان اس کا قرب حاصل کرے گا اس کا آئینہ ہوگا۔ صفات الہیہ اس میں جلوہ گر ہو جاوے گی۔ اس کی ادنیٰ

خواہشات دور ہو جاوے گی۔ اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوگی۔ اور ابدی زندگی پا کر خدا تعالیٰ کا منظر ہو جاوے گا۔

اللَّهُمَّ جَعَلْنَا مِنْهُمْ

اشعار حضرت شیخ موعود علیہ السلام

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین | دل سے ہیں خدام ختم المرسلین

ترک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں | خاک راہ احمد محنت راہ ہیں

مارے عکسوں پر ہمیں ایمان ہے | جان و دل اس راہ پر قربان ہے

دے چکے دل ابن تن خاکی رہا | ہے یہی خواہش ہو وہ بھی فدا

امام زمان مجروح و مومن اللہ کے متعلق عقیدہ

حدیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اسکی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ یہ حدیث ایک متقی کے دل کو امام الوقت کا طالب بنانے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جاہلیت کی موت ایک ایسی جامعہ شقاوت ہے کہ جس کوئی بدی اور بدبختی باہر نہیں ہو جو اس نبوی و مسیحی ضروری ہو کہ ہر ایک حق کا طالب امام زمانہ کی تلاش میں لگا رہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام الزمان کی ہرورت ہر ایک صدی کیلئے قائم کی ہے۔ جیسے فرمایا: **اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِحَدِّهِمُ الْاُمَمَتِ عَلٰی رَاسِ كُلِّ مِائَتَةٍ سَنَةٍ مِّنْ يَّجِدُ دَلَمًا دَيْنَهَا**۔ تحقیق اللہ مبعوث کریگا اس امت کے لئے صدی کے سرے پر عید کو تا دین کی تجدید کرے (ص ۱۹ حقیقت الوحی) اور صاف فرمادیا کہ جو شخص اس حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف آنیگا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ اندھا آنیگا۔ اور جاہلیت کی موت پر دریگا۔

یہ سب سنت اللہ ہے کہ وہ انسانوں کو متفرق طور پر چھوڑنا نہیں چاہتا بلکہ جیسا کہ اس نظام میں بہت ستاروں کو جمع کر کے سورج کو اس نظام کی بادشاہی دینی یا ہی عالم مومنوں کو ستاروں کی طرح حسب برت شہی نجش کر امام الزمان کو اس سورج قرار دیتا ہے اور یہ سنت اللہ پر ہر ایک اسکی آفرینش میں پائی جاتی ہے کہ شہد کی کہیں نہیں ہے نظام جو ہے کلاں میں بھی ایک امام ہوتا ہے جو یسوب کہلاتا ہے۔ اور جہاں سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ہر ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو۔ خدا کی نعمت اُن لوگوں پر ہے جو تفرقہ کو پسند کرتے ہیں۔ اور ایک امیر کے حکم کے ماتحت نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ **اطيعوا اللہ واطيعوا الرسول واولی الامر منکم**۔ اولی الامر سے مراد جہاں کی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے (ضرورت امام)

سور	جہاں انسانی سور	سورج سور	میزان سور	سورج سور	سورج سور
پیر	۱	۲۱	۱۶	۸	۸
منگل	۲	۲۲	۱۷	۹	۹
بدھ	۳	۲۳	۱۸	۱۰	۱۰
جمعرات	۴	۲۴	۱۹	۱۱	۱۱
جمعہ	۵	۲۵	۲۰	۱۲	۱۲
ہفتہ	۶	۲۶	۲۱	۱۳	۱۳
اتوار	۷	۲۷	۲۲	۱۴	۱۴
پیر	۸	۲۸	۲۳	۱۵	۱۵
منگل	۹	۲۹	۲۴	۱۶	۱۶
بدھ	۱۰	۳۰	۲۵	۱۷	۱۷
جمعرات	۱۱	۳۱	۲۶	۱۸	۱۸
جمعہ	۱۲	۳۲	۲۷	۱۹	۱۹
ہفتہ	۱۳	۳۳	۲۸	۲۰	۲۰
اتوار	۱۴	۳۴	۲۹	۲۱	۲۱
پیر	۱۵	۳۵	۳۰	۲۲	۲۲
منگل	۱۶	۳۶	۳۱	۲۳	۲۳
بدھ	۱۷	۳۷	۳۲	۲۴	۲۴
جمعرات	۱۸	۳۸	۳۳	۲۵	۲۵
جمعہ	۱۹	۳۹	۳۴	۲۶	۲۶
ہفتہ	۲۰	۴۰	۳۵	۲۷	۲۷
اتوار	۲۱	۴۱	۳۶	۲۸	۲۸
پیر	۲۲	۴۲	۳۷	۲۹	۲۹
منگل	۲۳	۴۳	۳۸	۳۰	۳۰
بدھ	۲۴	۴۴	۳۹	۳۱	۳۱
جمعرات	۲۵	۴۵	۴۰	۳۲	۳۲
جمعہ	۲۶	۴۶	۴۱	۳۳	۳۳
ہفتہ	۲۷	۴۷	۴۲	۳۴	۳۴
اتوار	۲۸	۴۸	۴۳	۳۵	۳۵
پیر	۲۹	۴۹	۴۴	۳۶	۳۶
منگل	۳۰	۵۰	۴۵	۳۷	۳۷
بدھ	۳۱	۵۱	۴۶	۳۸	۳۸
جمعرات	۳۲	۵۲	۴۷	۳۹	۳۹
جمعہ	۳۳	۵۳	۴۸	۴۰	۴۰
ہفتہ	۳۴	۵۴	۴۹	۴۱	۴۱
اتوار	۳۵	۵۵	۵۰	۴۲	۴۲
پیر	۳۶	۵۶	۵۱	۴۳	۴۳
منگل	۳۷	۵۷	۵۲	۴۴	۴۴
بدھ	۳۸	۵۸	۵۳	۴۵	۴۵

احمدی احباب کی اصلاح میں جذبہ

قطع

از زبان مبارک عالی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ والعزیز

گو مجھ سے گناہ میں بے بس ہو کر
دل مت چھوڑو پیارو اپنا
سہاروں پہ اٹھاتے جاؤ
جس ذات سے پالا پڑتا ہے وہ
دل کو دیکھنے والی ہے
یاد اس نہ ہو تم جتنا ڈوبو اتنی اُمید بڑھاتے جاؤ

اُس وقت کی منظوم دعا

عظیہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجکی

~~~~~

اے ہر محن اے مرے خدا! اک ہوں ناکارہ میں بندہ ترا  
پُرگن ہوں سے ہوں اور غفلت سے مر میرا اٹھ نہ کے غفلت سے  
نظم پر ظلم ہوا مجھ سے سدا تو نے انعام پر انعام کیا  
دیکھے عصیاں پہن عصیاں تو نے کئے احساں پہ ہیں احساں تو نے  
پردہ پوشی کی ہمیشہ میری انتہا ہے نہ تیری رحمت کی  
منتقع کیا حشر نعمت سے گن نہیں سکتا ہوں میں احساں تیرا  
رحم کرا بھی تو نالائق پر ترا بندہ ہوں عاجز مضطر  
جقدر مجھ سے ہوئی بیباکی ناسپاسی ہوئی مجھ سے جتنی  
فصل سے کرو معاف اے مولا تیری رحمت کا بڑا ہے دیا  
دے رہائی میرے اس غم کو مجھے چارہ گر ہے نہ کوئی جُز تیرے  
اس دعا کو قبول کر مولے  
کر عطا دعا کر مفسرا

|      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |  |
|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|--|
| ۱۹۳۲ | ۱۹۳۳ | ۱۹۳۴ | ۱۹۳۵ | ۱۹۳۶ | ۱۹۳۷ | ۱۹۳۸ | ۱۹۳۹ | ۱۹۴۰ | ۱۹۴۱ | ۱۹۴۲ | ۱۹۴۳ | ۱۹۴۴ | ۱۹۴۵ | ۱۹۴۶ | ۱۹۴۷ | ۱۹۴۸ | ۱۹۴۹ | ۱۹۵۰ | ۱۹۵۱ | ۱۹۵۲ | ۱۹۵۳ | ۱۹۵۴ | ۱۹۵۵ | ۱۹۵۶ | ۱۹۵۷ | ۱۹۵۸ | ۱۹۵۹ | ۱۹۶۰ | ۱۹۶۱ | ۱۹۶۲ | ۱۹۶۳ | ۱۹۶۴ | ۱۹۶۵ | ۱۹۶۶ | ۱۹۶۷ | ۱۹۶۸ | ۱۹۶۹ | ۱۹۷۰ | ۱۹۷۱ | ۱۹۷۲ | ۱۹۷۳ | ۱۹۷۴ | ۱۹۷۵ | ۱۹۷۶ | ۱۹۷۷ | ۱۹۷۸ | ۱۹۷۹ | ۱۹۸۰ | ۱۹۸۱ | ۱۹۸۲ | ۱۹۸۳ | ۱۹۸۴ | ۱۹۸۵ | ۱۹۸۶ | ۱۹۸۷ | ۱۹۸۸ | ۱۹۸۹ | ۱۹۹۰ | ۱۹۹۱ | ۱۹۹۲ | ۱۹۹۳ | ۱۹۹۴ | ۱۹۹۵ | ۱۹۹۶ | ۱۹۹۷ | ۱۹۹۸ | ۱۹۹۹ | ۲۰۰۰ | ۲۰۰۱ | ۲۰۰۲ | ۲۰۰۳ | ۲۰۰۴ | ۲۰۰۵ | ۲۰۰۶ | ۲۰۰۷ | ۲۰۰۸ | ۲۰۰۹ | ۲۰۱۰ | ۲۰۱۱ | ۲۰۱۲ | ۲۰۱۳ | ۲۰۱۴ | ۲۰۱۵ | ۲۰۱۶ | ۲۰۱۷ | ۲۰۱۸ | ۲۰۱۹ | ۲۰۲۰ | ۲۰۲۱ | ۲۰۲۲ | ۲۰۲۳ | ۲۰۲۴ | ۲۰۲۵ | ۲۰۲۶ | ۲۰۲۷ | ۲۰۲۸ | ۲۰۲۹ | ۲۰۳۰ | ۲۰۳۱ | ۲۰۳۲ | ۲۰۳۳ | ۲۰۳۴ | ۲۰۳۵ | ۲۰۳۶ | ۲۰۳۷ | ۲۰۳۸ | ۲۰۳۹ | ۲۰۴۰ | ۲۰۴۱ | ۲۰۴۲ | ۲۰۴۳ | ۲۰۴۴ | ۲۰۴۵ | ۲۰۴۶ | ۲۰۴۷ | ۲۰۴۸ | ۲۰۴۹ | ۲۰۵۰ | ۲۰۵۱ | ۲۰۵۲ | ۲۰۵۳ | ۲۰۵۴ | ۲۰۵۵ | ۲۰۵۶ | ۲۰۵۷ | ۲۰۵۸ | ۲۰۵۹ | ۲۰۶۰ | ۲۰۶۱ | ۲۰۶۲ | ۲۰۶۳ | ۲۰۶۴ | ۲۰۶۵ | ۲۰۶۶ | ۲۰۶۷ | ۲۰۶۸ | ۲۰۶۹ | ۲۰۷۰ | ۲۰۷۱ | ۲۰۷۲ | ۲۰۷۳ | ۲۰۷۴ | ۲۰۷۵ | ۲۰۷۶ | ۲۰۷۷ | ۲۰۷۸ | ۲۰۷۹ | ۲۰۸۰ | ۲۰۸۱ | ۲۰۸۲ | ۲۰۸۳ | ۲۰۸۴ | ۲۰۸۵ | ۲۰۸۶ | ۲۰۸۷ | ۲۰۸۸ | ۲۰۸۹ | ۲۰۹۰ | ۲۰۹۱ | ۲۰۹۲ | ۲۰۹۳ | ۲۰۹۴ | ۲۰۹۵ | ۲۰۹۶ | ۲۰۹۷ | ۲۰۹۸ | ۲۰۹۹ | ۲۱۰۰ | ۲۱۰۱ | ۲۱۰۲ | ۲۱۰۳ | ۲۱۰۴ | ۲۱۰۵ | ۲۱۰۶ | ۲۱۰۷ | ۲۱۰۸ | ۲۱۰۹ | ۲۱۱۰ | ۲۱۱۱ | ۲۱۱۲ | ۲۱۱۳ | ۲۱۱۴ | ۲۱۱۵ | ۲۱۱۶ | ۲۱۱۷ | ۲۱۱۸ | ۲۱۱۹ | ۲۱۲۰ | ۲۱۲۱ | ۲۱۲۲ | ۲۱۲۳ | ۲۱۲۴ | ۲۱۲۵ | ۲۱۲۶ | ۲۱۲۷ | ۲۱۲۸ | ۲۱۲۹ | ۲۱۳۰ | ۲۱۳۱ | ۲۱۳۲ | ۲۱۳۳ | ۲۱۳۴ | ۲۱۳۵ | ۲۱۳۶ | ۲۱۳۷ | ۲۱۳۸ | ۲۱۳۹ | ۲۱۴۰ | ۲۱۴۱ | ۲۱۴۲ | ۲۱۴۳ | ۲۱۴۴ | ۲۱۴۵ | ۲۱۴۶ | ۲۱۴۷ | ۲۱۴۸ | ۲۱۴۹ | ۲۱۵۰ | ۲۱۵۱ | ۲۱۵۲ | ۲۱۵۳ | ۲۱۵۴ | ۲۱۵۵ | ۲۱۵۶ | ۲۱۵۷ | ۲۱۵۸ | ۲۱۵۹ | ۲۱۶۰ | ۲۱۶۱ | ۲۱۶۲ | ۲۱۶۳ | ۲۱۶۴ | ۲۱۶۵ | ۲۱۶۶ | ۲۱۶۷ | ۲۱۶۸ | ۲۱۶۹ | ۲۱۷۰ | ۲۱۷۱ | ۲۱۷۲ | ۲۱۷۳ | ۲۱۷۴ | ۲۱۷۵ | ۲۱۷۶ | ۲۱۷۷ | ۲۱۷۸ | ۲۱۷۹ | ۲۱۸۰ | ۲۱۸۱ | ۲۱۸۲ | ۲۱۸۳ | ۲۱۸۴ | ۲۱۸۵ | ۲۱۸۶ | ۲۱۸۷ | ۲۱۸۸ | ۲۱۸۹ | ۲۱۹۰ | ۲۱۹۱ | ۲۱۹۲ | ۲۱۹۳ | ۲۱۹۴ | ۲۱۹۵ | ۲۱۹۶ | ۲۱۹۷ | ۲۱۹۸ | ۲۱۹۹ | ۲۲۰۰ | ۲۲۰۱ | ۲۲۰۲ | ۲۲۰۳ | ۲۲۰۴ | ۲۲۰۵ | ۲۲۰۶ | ۲۲۰۷ | ۲۲۰۸ | ۲۲۰۹ | ۲۲۱۰ | ۲۲۱۱ | ۲۲۱۲ | ۲۲۱۳ | ۲۲۱۴ | ۲۲۱۵ | ۲۲۱۶ | ۲۲۱۷ | ۲۲۱۸ | ۲۲۱۹ | ۲۲۲۰ | ۲۲۲۱ | ۲۲۲۲ | ۲۲۲۳ | ۲۲۲۴ | ۲۲۲۵ | ۲۲۲۶ | ۲۲۲۷ | ۲۲۲۸ | ۲۲۲۹ | ۲۲۳۰ | ۲۲۳۱ | ۲۲۳۲ | ۲۲۳۳ | ۲۲۳۴ | ۲۲۳۵ | ۲۲۳۶ | ۲۲۳۷ | ۲۲۳۸ | ۲۲۳۹ | ۲۲۴۰ | ۲۲۴۱ | ۲۲۴۲ | ۲۲۴۳ | ۲۲۴۴ | ۲۲۴۵ | ۲۲۴۶ | ۲۲۴۷ | ۲۲۴۸ | ۲۲۴۹ | ۲۲۵۰ | ۲۲۵۱ | ۲۲۵۲ | ۲۲۵۳ | ۲۲۵۴ | ۲۲۵۵ | ۲۲۵۶ | ۲۲۵۷ | ۲۲۵۸ | ۲۲۵۹ | ۲۲۶۰ | ۲۲۶۱ | ۲۲۶۲ | ۲۲۶۳ | ۲۲۶۴ | ۲۲۶۵ | ۲۲۶۶ | ۲۲۶۷ | ۲۲۶۸ | ۲۲۶۹ | ۲۲۷۰ | ۲۲۷۱ | ۲۲۷۲ | ۲۲۷۳ | ۲۲۷۴ | ۲۲۷۵ | ۲۲۷۶ | ۲۲۷۷ | ۲۲۷۸ | ۲۲۷۹ | ۲۲۸۰ | ۲۲۸۱ | ۲۲۸۲ | ۲۲۸۳ | ۲۲۸۴ | ۲۲۸۵ | ۲۲۸۶ | ۲۲۸۷ | ۲۲۸۸ | ۲۲۸۹ | ۲۲۹۰ | ۲۲۹۱ | ۲۲۹۲ | ۲۲۹۳ | ۲۲۹۴ | ۲۲۹۵ | ۲۲۹۶ | ۲۲۹۷ | ۲۲۹۸ | ۲۲۹۹ | ۲۳۰۰ | ۲۳۰۱ | ۲۳۰۲ | ۲۳۰۳ | ۲۳۰۴ | ۲۳۰۵ | ۲۳۰۶ | ۲۳۰۷ | ۲۳۰۸ | ۲۳۰۹ | ۲۳۱۰ | ۲۳۱۱ | ۲۳۱۲ | ۲۳۱۳ | ۲۳۱۴ | ۲۳۱۵ | ۲۳۱۶ | ۲۳۱۷ | ۲۳۱۸ | ۲۳۱۹ | ۲۳۲۰ | ۲۳۲۱ | ۲۳۲۲ | ۲۳۲۳ | ۲۳۲۴ | ۲۳۲۵ | ۲۳۲۶ | ۲۳۲۷ | ۲۳۲۸ | ۲۳۲۹ | ۲۳۳۰ | ۲۳۳۱ | ۲۳۳۲ | ۲۳۳۳ | ۲۳۳۴ | ۲۳۳۵ | ۲۳۳۶ | ۲۳۳۷ | ۲۳۳۸ | ۲۳۳۹ | ۲۳۴۰ | ۲۳۴۱ | ۲۳۴۲ | ۲۳۴۳ | ۲۳۴۴ | ۲۳۴۵ | ۲۳۴۶ | ۲۳۴۷ | ۲۳۴۸ | ۲۳۴۹ | ۲۳۵۰ | ۲۳۵۱ | ۲۳۵۲ | ۲۳۵۳ | ۲۳۵۴ | ۲۳۵۵ | ۲۳۵۶ | ۲۳۵۷ | ۲۳۵۸ | ۲۳۵۹ | ۲۳۶۰ | ۲۳۶۱ | ۲۳۶۲ | ۲۳۶۳ | ۲۳۶۴ | ۲۳۶۵ | ۲۳۶۶ | ۲۳۶۷ | ۲۳۶۸ | ۲۳۶۹ | ۲۳۷۰ | ۲۳۷۱ | ۲۳۷۲ | ۲۳۷۳ | ۲۳۷۴ | ۲۳۷۵ | ۲۳۷۶ | ۲۳۷۷ | ۲۳۷۸ | ۲۳۷۹ | ۲۳۸۰ | ۲۳۸۱ | ۲۳۸۲ | ۲۳۸۳ | ۲۳۸۴ | ۲۳۸۵ | ۲۳۸۶ | ۲۳۸۷ | ۲۳۸۸ | ۲۳۸۹ | ۲۳۹۰ | ۲۳۹۱ | ۲۳۹۲ | ۲۳۹۳ | ۲۳۹۴ | ۲۳۹۵ | ۲۳۹۶ | ۲۳۹۷ | ۲۳۹۸ | ۲۳۹۹ | ۲۴۰۰ | ۲۴۰۱ | ۲۴۰۲ | ۲۴۰۳ | ۲۴۰۴ | ۲۴۰۵ | ۲۴۰۶ | ۲۴۰۷ | ۲۴۰۸ | ۲۴۰۹ | ۲۴۱۰ | ۲۴۱۱ | ۲۴۱۲ | ۲۴۱۳ | ۲۴۱۴ | ۲۴۱۵ | ۲۴۱۶ | ۲۴۱۷ | ۲۴۱۸ | ۲۴۱۹ | ۲۴۲۰ | ۲۴۲۱ | ۲۴۲۲ | ۲۴۲۳ | ۲۴۲۴ | ۲۴۲۵ | ۲۴۲۶ | ۲۴۲۷ | ۲۴۲۸ | ۲۴۲۹ | ۲۴۳۰ | ۲۴۳۱ | ۲۴۳۲ | ۲۴۳۳ | ۲۴۳۴ | ۲۴۳۵ | ۲۴۳۶ | ۲۴۳۷ | ۲۴۳۸ | ۲۴۳۹ | ۲۴۴۰ | ۲۴۴۱ | ۲۴۴۲ | ۲۴۴۳ | ۲۴۴۴ | ۲۴۴۵ | ۲۴۴۶ | ۲۴۴۷ | ۲۴۴۸ | ۲۴۴۹ | ۲۴۵۰ | ۲۴۵۱ | ۲۴۵۲ | ۲۴۵۳ | ۲۴۵۴ | ۲۴۵۵ | ۲۴۵۶ | ۲۴۵۷ | ۲۴۵۸ | ۲۴۵۹ | ۲۴۶۰ | ۲۴۶۱ | ۲۴۶۲ | ۲۴۶۳ | ۲۴۶۴ | ۲۴۶۵ | ۲۴۶۶ | ۲۴۶۷ | ۲۴۶۸ | ۲۴۶۹ | ۲۴۷۰ | ۲۴۷۱ | ۲۴۷۲ | ۲۴۷۳ | ۲۴۷۴ | ۲۴۷۵ | ۲۴۷۶ | ۲۴۷۷ | ۲۴۷۸ | ۲۴۷۹ | ۲۴۸۰ | ۲۴۸۱ | ۲۴۸۲ | ۲۴۸۳ | ۲۴۸۴ | ۲۴۸۵ | ۲۴۸۶ | ۲۴۸۷ | ۲۴۸۸ | ۲۴۸۹ | ۲۴۹۰ | ۲۴۹۱ | ۲۴۹۲ | ۲۴۹۳ | ۲۴۹۴ | ۲۴۹۵ | ۲۴۹۶ | ۲۴۹۷ | ۲۴۹۸ | ۲۴۹۹ | ۲۵۰۰ | ۲۵۰۱ | ۲۵۰۲ | ۲۵۰۳ | ۲۵۰۴ | ۲۵۰۵ | ۲۵۰۶ | ۲۵۰۷ | ۲۵۰۸ | ۲۵۰۹ | ۲۵۱۰ | ۲۵۱۱ | ۲۵۱۲ | ۲۵۱۳ | ۲۵۱۴ | ۲۵۱۵ | ۲۵۱۶ | ۲۵۱۷ | ۲۵۱۸ | ۲۵۱۹ | ۲۵۲۰ | ۲۵۲۱ | ۲۵۲۲ | ۲۵۲۳ | ۲۵۲۴ | ۲۵۲۵ | ۲۵۲۶ | ۲۵۲۷ | ۲۵۲۸ | ۲۵۲۹ | ۲۵۳۰ | ۲۵۳۱ | ۲۵۳۲ | ۲۵۳۳ | ۲۵۳۴ | ۲۵۳۵ | ۲۵۳۶ | ۲۵۳۷ | ۲۵۳۸ | ۲۵۳۹ | ۲۵۴۰ | ۲۵۴۱ | ۲۵۴۲ | ۲۵۴۳ | ۲۵۴۴ | ۲۵۴۵ | ۲۵۴۶ | ۲۵۴۷ | ۲۵۴۸ | ۲۵۴۹ | ۲۵۵۰ | ۲۵۵۱ | ۲۵۵۲ | ۲۵۵۳ | ۲۵۵۴ | ۲۵۵۵ | ۲۵۵۶ | ۲۵۵۷ | ۲۵۵۸ | ۲۵۵۹ | ۲۵۶۰ | ۲۵۶۱ | ۲۵۶۲ | ۲۵۶۳ | ۲۵۶۴ | ۲۵۶۵ | ۲۵۶۶ | ۲۵۶۷ | ۲۵۶۸ | ۲۵۶۹ | ۲۵۷۰ | ۲۵۷۱ | ۲۵۷۲ | ۲۵۷۳ | ۲۵۷۴ | ۲۵۷۵ | ۲۵۷۶ | ۲۵۷۷ | ۲۵۷۸ | ۲۵۷۹ | ۲۵۸۰ | ۲۵۸۱ | ۲۵۸۲ | ۲۵۸۳ | ۲۵۸۴ | ۲۵۸۵ | ۲۵۸۶ | ۲۵۸۷ | ۲۵۸۸ | ۲۵۸۹ | ۲۵۹۰ | ۲۵۹۱ | ۲۵۹۲ | ۲۵۹۳ | ۲۵۹۴ | ۲۵۹۵ | ۲۵۹۶ | ۲۵۹۷ | ۲۵۹۸ | ۲۵۹۹ | ۲۶۰۰ | ۲۶۰۱ | ۲۶۰۲ | ۲۶۰۳ | ۲۶۰۴ | ۲۶۰۵ | ۲۶۰۶ | ۲۶۰۷ | ۲۶۰۸ | ۲۶۰۹ | ۲۶۱۰ | ۲۶۱۱ | ۲۶۱۲ | ۲۶۱۳ | ۲۶۱۴ | ۲۶۱۵ | ۲۶۱۶ | ۲۶۱۷ | ۲۶۱۸ | ۲۶۱۹ | ۲۶۲۰ | ۲۶۲۱ | ۲۶۲۲ | ۲۶۲۳ | ۲۶۲۴ | ۲۶۲۵ | ۲۶۲۶ | ۲۶۲۷ | ۲۶۲۸ | ۲۶۲۹ | ۲۶۳۰ | ۲۶۳۱ | ۲۶۳۲ | ۲۶۳۳ | ۲۶۳۴ | ۲۶۳۵ | ۲۶۳۶ | ۲۶۳۷ | ۲۶۳۸ | ۲۶۳۹ | ۲۶۴۰ | ۲۶۴۱ | ۲۶۴۲ | ۲۶۴۳ | ۲۶۴۴ | ۲۶۴۵ | ۲۶۴۶ | ۲۶۴۷ | ۲۶۴۸ | ۲۶۴۹ | ۲۶۵۰ | ۲۶۵۱ | ۲۶۵۲ | ۲۶۵۳ | ۲۶۵۴ | ۲۶۵۵ | ۲۶۵۶ | ۲۶۵۷ | ۲۶۵۸ | ۲۶۵۹ | ۲۶۶۰ | ۲۶۶۱ | ۲۶۶۲ | ۲۶۶۳ | ۲۶۶۴ | ۲۶۶۵ | ۲۶۶۶ | ۲۶۶۷ | ۲۶۶۸ | ۲۶۶۹ | ۲۶۷۰ | ۲۶۷۱ | ۲۶۷۲ | ۲۶۷۳ | ۲۶۷۴ | ۲۶۷۵ | ۲۶۷۶ | ۲۶۷۷ | ۲۶۷۸ | ۲۶۷۹ | ۲۶۸۰ | ۲۶۸۱ | ۲۶۸۲ | ۲۶۸۳ | ۲۶۸۴ | ۲۶۸۵ | ۲۶۸۶ | ۲۶۸۷ | ۲۶۸۸ | ۲۶۸۹ | ۲۶۹۰ | ۲۶۹۱ | ۲۶۹۲ | ۲۶۹۳ | ۲۶۹۴ | ۲۶۹۵ | ۲۶۹۶ | ۲۶۹۷ | ۲۶۹۸ | ۲۶۹۹ | ۲۷۰۰ | ۲۷۰۱ | ۲۷۰۲ | ۲۷۰۳ | ۲۷۰۴ | ۲۷۰۵ | ۲۷۰۶ | ۲۷۰۷ | ۲۷۰۸ | ۲۷۰۹ | ۲۷۱۰ | ۲۷۱۱ | ۲۷۱۲ | ۲۷۱۳ | ۲۷۱۴ | ۲۷۱۵ | ۲۷۱۶ | ۲۷۱۷ | ۲۷۱۸ | ۲۷۱۹ | ۲۷۲۰ | ۲۷۲۱ | ۲۷۲۲ | ۲۷۲۳ | ۲۷۲۴ | ۲۷۲۵ | ۲۷۲۶ | ۲۷۲۷ | ۲۷۲۸ | ۲۷۲۹ | ۲۷۳۰ | ۲۷۳۱ | ۲۷۳۲ | ۲۷۳۳ | ۲۷۳۴ | ۲۷۳۵ | ۲۷۳۶ | ۲۷۳۷ | ۲۷۳۸ | ۲۷۳۹ | ۲۷۴۰ | ۲۷۴۱ | ۲۷۴۲ | ۲۷۴۳ | ۲۷۴۴ | ۲۷۴۵ | ۲۷۴۶ | ۲۷۴۷ | ۲۷۴۸ | ۲۷۴۹ | ۲۷۵۰ | ۲۷۵۱ | ۲۷۵۲ | ۲۷۵۳ | ۲۷۵۴ | ۲۷۵۵ | ۲۷۵۶ | ۲۷۵۷ | ۲۷۵۸ | ۲۷۵۹ | ۲۷۶۰ | ۲۷۶۱ | ۲۷۶۲ | ۲۷۶۳ | ۲۷۶۴ | ۲۷۶۵ | ۲۷۶۶ | ۲۷۶۷ | ۲۷۶۸ | ۲۷۶۹ | ۲۷۷۰ | ۲۷۷۱ | ۲۷۷۲ | ۲۷۷۳ | ۲۷۷۴ | ۲۷۷۵ | ۲۷۷۶ | ۲۷۷۷ | ۲۷۷۸ | ۲۷۷۹ | ۲۷۸۰ | ۲۷۸۱ | ۲۷۸۲ | ۲۷۸۳ | ۲۷۸۴ | ۲۷۸۵ | ۲۷۸۶ | ۲۷۸۷ | ۲۷۸۸ | ۲۷۸۹ | ۲۷۹۰ | ۲۷۹۱ | ۲۷۹۲ | ۲۷۹۳ | ۲۷۹۴ | ۲۷۹۵ | ۲۷۹۶ | ۲۷۹۷ | ۲۷۹۸ | ۲۷۹۹ | ۲۸۰۰ | ۲۸۰۱ | ۲۸۰۲ | ۲۸۰۳ | ۲۸۰۴ | ۲۸۰۵ | ۲۸۰۶ | ۲۸۰۷ | ۲۸۰۸ | ۲۸۰۹ | ۲۸۱۰ | ۲۸۱۱ | ۲۸۱۲ | ۲۸۱۳ | ۲۸۱۴ | ۲۸۱۵ | ۲۸۱۶ | ۲۸۱۷ | ۲۸۱۸ | ۲۸۱۹ | ۲۸۲۰ | ۲۸۲۱ | ۲۸۲۲ | ۲۸۲۳ | ۲۸۲۴ | ۲۸۲۵ | ۲۸۲۶ | ۲۸۲۷ | ۲۸۲۸ | ۲۸۲۹ | ۲۸۳۰ | ۲۸۳۱ | ۲۸۳۲ | ۲۸۳۳ | ۲۸۳۴ | ۲۸۳۵ | ۲۸۳۶ | ۲۸۳۷ | ۲۸۳۸ | ۲۸۳۹ | ۲۸۴۰ | ۲۸۴۱ | ۲۸۴۲ | ۲۸۴۳ | ۲۸۴۴ | ۲۸۴۵ | ۲۸۴۶ | ۲۸۴۷ | ۲۸۴۸ | ۲۸۴۹ | ۲۸۵۰ | ۲۸۵۱ | ۲۸۵۲ | ۲۸۵۳ | ۲۸۵۴ | ۲۸۵۵ | ۲۸۵۶ | ۲۸۵۷ | ۲۸۵۸ | ۲۸۵۹ | ۲۸۶۰ | ۲۸۶۱ | ۲۸۶۲ | ۲۸۶۳ | ۲۸۶۴ | ۲۸۶۵ | ۲۸۶۶ | ۲۸۶۷ | ۲۸۶۸ | ۲۸۶۹ | ۲۸۷۰ | ۲۸۷۱ | ۲۸۷۲ | ۲۸۷۳ | ۲۸۷۴ | ۲۸۷۵ | ۲۸۷۶ | ۲۸۷۷ |  |
|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|--|



# بعض دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بجائے مشرکین

قادر اور کامل خدا جو چشمہ نبیوں سے ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہے گا۔ یہ فیصلہ جد کرکٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لڑکوں پر ظاہر کرے کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ سو اے ہمارے پیارے خدا اُن کو اس مخلوق پرستی کے نہر سے سہائی بخش۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کاتوں میں سے ان رُحی لوگوں کو باہر نکال۔ اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے اُن کو سیراب کر کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے۔ کسی انسان کے خون میں نجات نہیں۔ اے رحیم رحیم خدا۔ اُن کی مخلوق پرستی پر بہت نمانہ گذر گیا ہے۔ اب اُن پر رحم کر۔ اور اُن کی آنکھیں کھول دے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ماتھے میں ہے۔ اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش۔ اور صلیب اور خونِ مسیح کے خیالات سے اُن کو بچالے۔ اے قادر رحیم خدا۔ اُن کے لئے میری دعائیں سن۔ اور آسمان سے اُن کے دلوں میں ایک نور نازل کر۔ تا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھینگے کس کے ضمیر میں ہے۔ کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دیں گے۔ اور تیری آواز سنینگے۔ پر اے خدا۔ تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو نوح کے دلوں کی طرح اُن کو ہلاک مت کر۔ کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں۔ بلکہ اُن پر رحم کر۔ اور اُن کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ ہر ایک قفل کی تیرے ماتھے کئی ہے۔ جبکہ تو نے مجھے اس کام کیلئے بھیجا ہے۔ سو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ کہ میں نام لادی سے مروں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جو کچھ اپنی وحی سے مجھے تو نے وعدے دیئے ہیں۔ اُن وعدوں کو تو پورا کرے گا۔ کیونکہ تو ہمارا صادق خدا ہے۔ اے میرے رحیم خدا۔ اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے۔ بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں۔ سو میرا بہشت مجھے عطا کر۔ اور اُن لوگوں کے مردوں اور اُن لوگوں کی عورتوں اور اُن کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے۔ کہ وہ خدا جس کی طرف تو ریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے۔ اُس سے وہ بے خبر ہیں۔ اے قادر رحیم۔ میری سن۔ کہ تمام طاقتیں تجھ کے وہیں۔ آمین غم آمین (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۷) ❖



## ۲۔ گناہوں سے تخصی کی دُعا

ہیں گناہگار ہوں۔ اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو آپ رحم فرما۔ اور مجھے گناہوں سے پاک کر۔ کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ جو مجھے پاک کرے۔ (البدر جلد ۳ نمبر ۲۷۳)۔

ہم تیرے گناہگار بندے ہیں۔ اور غصہ غالب ہے۔ تو ہم کو معاف کر۔ اور دنیا اور آخرت کی فتوں سے ہم کو بچا۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۰)۔

## ۳۔ دُعا اصلاح بین الناس

اے خداوند قادر مطلق۔ اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت اور یہی سنت ہے۔ کہ تو بچوں اور میوں کو سمجھ عطا کرتا ہے۔ اور اس دُنیا کے حکیموں اور فلاسفوں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے۔ مگر تیری جناب میں عجز اور تقصیر سے عرض کرتا ہوں۔ کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا۔ جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے۔ اور اُن کو بھی آنکھیں بخشیں۔ اور کان عطا کر۔ اور دل عنایت فرما۔ تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں۔ اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اسکے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہو جائیں۔ اگر تو چاہے۔ تو تو ایسا کر سکتا ہے کیونکہ کوئی تائید کرنے والی نہیں۔ میں نہیں۔ میں اور اہل ایمان۔

## ۴۔ طریق استخارہ برائے انکشاف صداقت حضرت مسیح موعودؑ

اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود تشریف اتریں سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے دُعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتی اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہو نیکاد دعویٰ کرتا ہے۔ کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود؟ اپنے فضل سے یہ حال رو یا یا کشف یا اہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تاکہ اگر وہ مردود ہے تو اسے قبول کرنے سے گمراہ نہ ہوں اور مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اُس کے انکار اُس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں ہمیں ہر ایک قسم

کے فتنے سے بچا کہ ہر ایک قوت تجھ ہی کو ہے۔ آمین۔ یہ استخارہ کم از کم دو ہفتہ کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی بُرا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس دل میں ہے۔ اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ (بدر جلد ۹) :

## ۵۔ اڑے وقت کی دعاء

اے میرے مومن اے میرے خدا۔ میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا۔ اور انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی۔ اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متنع کیا۔ سو اب بھی مجھے نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر۔ اور میری بیاہی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین :

## ۶۔ فنا فی اللہ ہونے کی دعاء

اے رب العالمین۔ تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش۔ مٹا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال دے۔ مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جس سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے درجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما۔ اور دنیا اور آخرت کی بداولوں سے مجھے بچا کر۔ ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔ (فروری ۱۹۹۸ء خط بنام نواب محمد علی خاں صاحب مالیر کوٹلہ) :

## ۷۔ حضرت اقدس کی بیت اللہ شریف والی دعاء

اے ارحم الراحمین۔ ایک تیرا بندہ عاجزا و ناکارہ پُر خطا اور نالائق غلام احمد خوتیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اسکی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین۔ تو مجھ سے راضی ہو۔ اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش۔ کہ تو غفور و رحیم ہے۔ اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی کُڑی ڈال۔ اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت اور جو مجھے حاصل ہے۔ اپنے ہی راہ میں کر۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل مجتہدین میں مجھے اٹھا۔ اے

ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کیلئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے۔ اُس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا۔ اور اس عاجز کے ہاتھ سے حُجّت اسلام خالصین پر اور اُن سب لوگوں پر جو اسلام کی خوبیوں سے بیخبر ہیں پوری کر۔ اور اس عاجز اور اُسکے محبوں، اور مخلصوں اندر ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کے رُفل اور حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ اُن کا متکفل رہیں، اور رب کو دارالرضائیں پہنچا۔ اور اپنے رسول مقبول، اور اُس کے آل و اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

نوٹ: یہ دعا اپنے صوفی احمد جان صاحب نے دیا لوی کو بذریعہ خط لکھی اور تاکید کی کہ آپ پر فرض ہے۔ کہ ان ہی الفاظ میں بلا تبدل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے کریں بجز یہ کہ خط ہذا بطور یادداشت اپنے پاس رکھیں خط دیکھ کر تمام تر حضور و رقت دل دعا کریں پچنانچہ صوفی صاحب نے حسبِ حکم حضرت شیخ مودود علیہ السلام کے حج اکبر کے دن بیت اللہ شریف میں اس دعا کو بلند آواز سے پڑھا اور ساتھ کی جماعت آمین کہتی رہی۔ خطوط و حدانی والے الفاظ راقم نے ربط دعا کو ملحوظ رکھ کر لکھ دیئے ہیں۔ کیونکہ بباعث دیرینہ ہونیکے یہ الفاظ اصل خط سے پھٹ کر ضائع ہو گئے ہیں۔

## ۸۔ سجدہ نماز کی دُعا

یا من هو احب من کل محبوب اغفر لی و تقب علی و ادخلنی فی عبادک المخلصین۔ آمین (یہ دعا سجدہ نماز میں ہر روز دن رات میں کئی مرتبہ پڑھنی چاہیئے) خط بنام ہشتی رستم علی صاحب مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۸۸ء۔

## ۹۔ دُعا ماہِ صیّام

اَللّٰہِیْہِ نِیْزَہٗ اَیْکَ مَبَارَکَہِیْنِہِ ہِے۔ اور میں اس حج و عمرہ کو باجاء تا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ کچھ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ معذوں کو ادا نہ کر سکوں یا نہ۔ (البدر جلد ۱ ص ۱۷۷)۔

## ۱۰۔ دُعاے استخارہ

یا اَللّٰہِیْ میں تیرے علم کے ذریعے خیر غلب کرتا ہوں! اور تیری قدرت قدرت مآلنا ہوں! کیونکہ تجھ ہی کو سب رشتے۔ مجھے کوئی قدرت نہیں۔ اور تجھے سب علم ہے۔ مجھے کوئی علم نہیں۔ اور تو ہی جیسی باتوں کو جاننے والا ہے۔ اَللّٰہِیْ اگر تو جانتا ہے کہ یہ میرے حق میں بہتر ہے بلحاظ دین اور دنیا کے تو تو اُسے میرے لئے مقدر کر دے۔ اور اُسے آسان کر دے۔ اور اس میں برکت دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ میرے لئے دین اور دنیا میں شر ہے۔ تو مجھ کو اُس سے باز رکھ۔ (البدر جلد ۱ نمبر ۱۰)۔



# چیلنج دربارہ انتقاص نبوت

لوعدہ العام مبلغ یکصد پیرانگریزی منجانب محمد یوسف فاروقی احمدی اربشاہ

یا ایہا الناس اسمعوا واعلموا انما نحن الموحدون لا اله الا الله لا شریک لہ وسبحانہ وتعالی عما یصلفون۔ ولومن ملکتمہ وکتبتہ منہ سلمہ لا فترق بین احد منہم ونحن لہ مسلمین۔ ولشہادت محمدؐ عبدک ورسولہ وختمہ البقیۃ۔ لانی بعدہ الا الذی مرئی من فیضہ واطہر وعدہ ونحن لہ مومنون۔ ولانعمت ان لمن یبعث اللہ من بعد محمدؐ رسولاً یداکما تقولون وما جئناہذ الا مرئی کلام اللہ قطہ ایہا المنکرون هل عندکم برہان علی ہذا امانہ علی اللہ تفترون علما وشیخاً وسجادہ نشینان فرق اسلام فی ضلالتہ ویشاہو کواہب وبنوں وڈیرہ اسماعیلخان وڈیرہ غازی خان و میاوالوئی یکبیل پور و ملک سوات و بنیر و جھم و نواحی آں۔ ولاہو ورام نسر سہا پور و دیوبند۔ دہلی و میرٹھ۔ بریلی و کھنول و کل علی پنجاب ہندوستان وغیرہ کی خدمت میں خطاب کیا جاتا ہے کہ کلام اللہ قرآن مجید سے نفی صریح کے سوسے ثابت کریں۔ کہ سیدنا حضرت محمدؐ خاتم النبیین صلعم کے بعد انکی امت میں کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آنحضرتؐ کا روحانی فرزند تاج امر الہی ہوا اور مدعی شریعت جدیدہ نہ ہو بلکہ مسلم مبلغ و محافظ شریعت قرآنیہ و سنت نبویہ ہو۔ خدا کے نبی کے ظہور کے وقت دنیا کی حالت یا معشرہ العلماء آپس میں جان کو یہ امر از روئے قرآن شریف و

کتب نبیہ بخونی معلوم ہو گا کہ جب کبھی مخلوق خدا کا تعلق خدا تعالیٰ سے قطع ہو جاتا ہے اور لوگ اپنے پروہتوں کی شریعت اور قوانین کی اطاعت غافل اور لاپرواہ ہو جاتے ہیں اور عقائد اور اخلاق و اعمال میں حد اعتدال سے گرجاتے ہیں۔ اور گونا گوں قسم کی بد اعمالیوں اور باکتوں اور ضلالتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور کتاب شریعت مجبور اور ترک سماجی ہے۔ لوگ باہم بالہم کتاب اللہ ذرا نظر دھم کا نہمہ لادیدوں رسوۃ بقوی کے مصداق صحیح ہو جاتے ہیں یعنی کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیتے ہیں گویا کہ وہ اس آکاہی نہیں اور ہر طرف آیت ظہیر النساء فی البر والنجوا کسبت ایدی الناس کا نقشہ جم جاتا ہے یعنی خونریزی اور فسادے درخوابان سحر و سہر لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو ایسے حالات کے ماتحت خدا تعالیٰ ہی مخلوق پر رحم کر کے اور محض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے کوئی نئی رسول مبعوث کر دیتا ہے کہ وہ لوگوں کو دعوت الی اللہ کرے اور ناصح امین کا کام کرے۔ اور باکتوں اور ضلالتوں سے نجات دے اور انکے عقائد اور اخلاق اور اعمال کی اصلاح کرے اور انکو از سر نو مسلمان بنائے اور صراط مستقیم پر قائم کرے۔ جیسا کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صم نے کر کے دکھایا۔ اور آیت یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ولعلہم الکتب المحکمۃ دان کا دامن قبل لانی ضل میں (سورۃ الحمد) اس امر کی مصدق ہے یعنی وہ خدا کا نبی لوگوں کو آیات اللہ پڑھا کر سنا دیتا ہے اور انکے عقائد و

اعمال اعلیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے اور ان کو ان بشریت کے تازہ بتاؤں کا علم دیکھتے ہوئے کہ  
کتابے اور سنی کی آمد سے قبل ان کو کجا میل تھا کہ حکم کمال اللہ تعالیٰ میں  
تھے پہلے کجا میل کے حصہ کثیر کا تذکرہ فرمیں کہ ان کو اپنے سوسہ مرتبہ پر قائم کر کے  
خود ذات پا جائے اور مرفوع الی اللہ تعالیٰ کے قریب میں جا لیں ہو جاتا ہے  
ما بعد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (سورۃ النصار)

## بعثت انبیاء سنت شمرہ ہے۔

انقرض نسل آدم کی مصلحت یہ اسلئے سنت اللہ حضرت آدم کے زمانہ سے فرمونی اور آپ کے  
ہم سے متفق ہیں کہ یہ نہایت محمد رسول اللہ معلوم کے زمانہ مبارک تک ایسی سنت اللہ  
کا ہر دور اور خوب و شوشہ ہا ہاں آپ کے خلاف و قرآن کریم و کلام اللہ کے ماتحت ہلا  
لیا جان ہے کہ جب حضرت کے بعد اس رسول کے لئے اتمام عالم بالعموم و جمع فرق  
اسا میکہ ائمہ عوام و علماء و رؤسا و فقہار و مشائخ اپنے عقائد میں قرآن کریم کے عکس  
ہونگے ان کے خالق و اعمال سیدنا حضرت محمد رسول اور ان کے اصحاب کی اتباع اطاعت

اور اسوہ حسنہ کے مخالف ہونگے اور انقلاب داخل ہوگا جبکہ ان کے پیرو ہیں کے  
مصدق ہرگز کثرت میں مخلوق خدا خدا اور بہت میں پرگنی تو ان کو مجاہد اطاعت قرآن کریم  
و اتباع سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ قائم کرنے کے واسطے یا بالفاظ دیگر ان آدمی اور سنی مسلمان  
کو ان فرماں میں ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد مجتبیٰ اللہ کو مقرر فرمایا  
میں جو دنیا جیکو عربی تھا کہ میں دے آئمہ الامو و عوہوں کے ہونا امام ہدی آخر الزما  
نیا مسیح و موعوبی اللہ کے نام سے یاد کیا گیا تھا ان مبارک انسان اپنی فائز و مرفوع الی اللہ  
ہونے قبل زیمہ پانچ لاکھ لاکھ کو مقرر مسلمان با زکردہ کا مصداق بنا دیا اور  
خود قرین اعلیٰ یعنی خدا تعالیٰ کے قریب میں پہنچا۔ (الاصحیح علیٰ احمد و عبد اللہ المسیح الموعود)

## آنے والے موعود کا انتظار

یا معشر البشر انصاف جانچو جانتے ہیں کہ یہ موعود انسان کی بنیا انسان یا بنیا  
مادی نہ تھا یہی مبارک انسان تھا جس کا انتظار ہمیں صدیوں نہایت قریب  
سے کر رہے تھے اور جس کا ہر دور کے واسطے آپ کے صاحبزادے اور مجلس میں عائب مانگتے  
تھے اور جس کے ظہور پر یہ موعود ہونے پر اپنی دلی آرزوں اور خواہشات کے پورے ہوئے

دائستہ کھاتا تھا اور جس کے دوی کو سنتے ہی آپ کو نکاح خیال تھا کہ آپ کو دنیا یا ان کے  
ایک ندرت پر انتہا کر کے بیٹھا کہ اس کے ساتھ کراؤ اسام میں غیالین پنیرج اور فریق مائل  
کر کے جب مبارک انسان خدا تعالیٰ کے انتخاب کے نیسے اٹھا اور اس کے ذوق اور وحی  
یعنی ہوا اور آپ کو کچھ خود ہی تو آپ کو اس کے بعد حق آیت کریمہ اٹھا جائے کہ  
رسول بالافقوی انفسکم استکبرتم فخر فیما کذبتم و فریتما تقتلون رسولکم (سورۃ

البقرہ) خدا تعالیٰ کے رسول کو روک دیا کہ کچھ جب آپ کو نہ گئے خیالات و خواہشات کے  
خلاف یا تو آپ کو اسے پیوستہ ہو گیا اور اس کو خدا و قابل کہا اور اس کو گونا گوں  
دین و دہرنگہ میں لاسکی وحی و تعلیم کو بکار و غم ان اس کے سامنے پیش کیا اور طرح طرح  
کے بہتان اور فتنہ کر کے پھیلے اور لوگوں کی نگاہ میں موم اور موصوفہ کے  
بنایا اور قسم کے ہتھرا اور مخرج سے کام لیا۔ یا احمد علی العباد یا یحییٰ  
دسویں الا کا نوبہ بیستہ ہن عرب (سورۃ یسین) یعنی اسے حسرت اور فوس سے  
ان کو گونہ کرانے پاس کوئی نبی اور رسول نہ آیا بلکہ انہوں نے پھر مخرج کے اٹھائے اور انہوں نے

## حضرت احمد دینی موعود ہے

یہ پاک انسان جو حضرت احمد موعود علیہ السلام تعالیٰ مبارک کے جوہر تعالیٰ کی آمد  
کی بشارت و مبشر ابو رسول یا نبی من بعدی اسمہ احمد (سورۃ صف)  
میں لکھی تھی یعنی حضرت عبدی ناصر نے فرمایا تھا کہ اس ایک عظیم الشان رسول کی  
آمد کی جفتی ہا ہاں ہر سیرت و سیرت اللہ اور اس کا نام احمد ہوگا اور اسے مبارک جو کے  
بابے میں قرآن مجید میں یہ لکھی گئی تھی کہ یتلوہ شاہد احمد سورۃ ہود یعنی  
سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کثرت انتشار و طاعت میں بطور فخر ایک  
عظیم الشان شاہد نبی آئیگا جسے جو سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے اولاد اور فیض اور

برکت حاصل کریں گے اور اس میں سے ہر گاہ کوئی غیر نہ ہوگا اور سورۃ الحجہ میں خدا تعالیٰ

نے انکی جماعت کی خبر ان الفاظ میں دی تھی و اخرین صنفہم لعلہم یعقوبہم  
یعنی انکی جماعت آخرین پیدہ ہوئی گی ہے جو اصحاب مجتہدین شمار و درغل ہے  
مگر وہ دست وہ ان اصحاب بار میں شامل ہوتے نہیں ہوتے  
اصلاح امت اور تبلیغ اسلام

یہ قسم کیا گیا۔ علماء اور صوفیاء و مشائخ کمالت ائمہ پوشہ ہے دنیا پر  
 نہیں اُٹھارو۔ وہ ساجرن باتیں مشغول ہیں اور عوام الناس غیر ہیں سو  
 ہیں آپ لگ خود ہی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا کتاب یعنی اسلام معلوم کرلو تو  
 قرآن مجید میں مذکور ہے اور مسلمانانِ درگور، یعنی مسلمان تلاش کرنے  
 ہوں تو قبرستان میں فون ہو چکے ہیں تو اسبابِ ال باقی رہتا ہے کہ آپ لگ کیا  
 ہیں تو آپ لگتے ڈھنگ ڈھنگ میں کہ عکس ہند نام رنگی کا فوراً یا ہند نام کندنہ  
 نیکو نام ہے چہ یعنی نام کے مسلمان در زمین ایمان بخدا رکھو اور جس کو  
 آفتوں اور گرفتوں کا وہ حال ہے جو روزِ مذکور ہے میں ہندوئی آفات و ملامت  
 کا میل ہے جو ہر روز شاہدہ میں ہے میں ہم پر حضرت نبوت رسالت کا باک خان  
 مرد دم ہو چکا اور مملکت سلطنت کی امانت یہاں کدو چکے ہو

### امتِ موسوی میں انبیاء اور امتِ محمدی میں نبی

خدا کیلئے ذرا تو میریں کر لے لے گئے پاس کیا باقی رہا سطلے اساطیر الاولین  
 اور قصوں و کہانیوں کے اس پر مذکور کہ امتِ موسیٰ کی صلاح کیواسے حضرت موسیٰ کے  
 تو میں چاہیے نہ نبی اور رسول آئے جیسا کہ انبیاء و وحی الکتابہ قدسینا  
 من بعدنا ہوا بالوہل و سوتہ بقر سے ثابت ہے یعنی حضرت موسیٰ کو ہم نے کتاب  
 الشریعت تواریخ اور اسکے بعد ان کے اتباع میں گئی رسول بھیجے بلکہ امتِ محمدیہ  
 جو نیز امتِ موسیٰ کی مدعی بنی تھی صلاح کیواسے حضرت محمد رسولِ کام کے بعد  
 ان کے کہیں چالیس نبی اور رسول آئے اُنہی کے حصہ میں تیس چالیس وصال یا  
 مدعیانِ نبوت کا ذکر ہو ہوئے تاکہ بچانے صلاح کے کفر و ملامت میں نہ رہیں  
 اور ایک صلاح سب نبوت سے نبوت نبی اللہ کا وعدہ بھی دیا گیا نبی کی شناخت کا  
 ان کے ہاتھ میں کوئی شیخ اور فیصلہ کن معیار نہیں تلاف اذ اقبہ نہی نبی

### مسئول کو توفیق ایمان

حضرات، حضرت احمد بن محمد علیہ السلام عین وقت پر آئے اور ضرورتاً ان کی مقصد  
 تھی اور اس کے ذریعہ اُن کے غیب کیا اس صداقت اور سچائی پر زمین آسمان شہادت  
 دی اور اس خداوند سے نبی کا نام پایا اور نبی کا کام کر گیا اور آپ کو قرآن شریف

اس جماعت کا کام ہی ہے جو صحابہ تین نا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 المسلمین دعوہ اشاعت اسلام فی الناس کے جو شخص خدا کے فضل اور رحم سے  
 اس مبارک دہ نے اپنا نام اور تھمہ اسے نہ صرف اپنے عقائد اور اعمال و افکار  
 کی اصلاح کی اور قرآن کریم کے تلوہ تبارہ علوم و عرفان آگاہی حاصل کی اور بیچ  
 فرق اسلام کی اس تنفیذ اور تنفیض ہو چکی تھی اور ان کو ان کے عطا ہوا  
 عقائد اور رسوم و رواج کی قیود کے ترک نہ کیا نہ دویا بلکہ اس کے بڑھ کر اس  
 عظیم الشان کام کے نہ کیا عہد کیا اور ذمہ لیا جس کو آپ نے کس خلیفہ علیہ السلام  
 سلطانِ روزِ مہر حضرت شاہ کجلا ایلان اور حضرت امیرِ خاندان اور حضرت  
 خدیو مصر یا جو اس شانِ شکوہ و عظمت و شانِ شانِ انجام دینے کی توفیق دے چکا  
 یعنی وہ امر کہ کو دعوتِ اللہ تبلیغ اسلام کہتے ہیں یا ان جماعت ائمہ یا علماء اسلام  
 اور خود مشرق میں نہ صرف پاکستان کے اندر بلکہ برصغیر ہندوستان کے مذہب  
 مذہب ہندوؤں کی میں نہایت کامیابی سے عرصہ والا رہے ہیں اور ہندوؤں  
 باہر چلے گئے وہاں شریک و شریک و شریک اور مملکت ایران و عراق و  
 میں بجا ہے ہیں بلکہ براعظم افریقہ کے مالک مقرر پیش شرفی اذ بقدر و جرم  
 مشرقی افریقہ و ناہجیرا و تیرلیون و لایہ یا میں بالعمیم اور مالکِ عرب میں  
 جدیدہ انگلستان کے مرکز شہر لندن میں بالخصوص نہایت کامیاب طور پر تبلیغ و  
 دعوت الی الاسلام کر رہے ہیں چنانچہ حاکمِ حاضر فضل سے یورپ میں دفعہ  
 سے زائد نفوس مفت تین سال کے عرصہ میں احمدی مسلمان ہوئے الحمد للہ ہزار ہا  
 ملین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور جمع انبیاء و رسول کی معصومیت و رسالت مزلزلہ

ہیں اور ان کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین سلم کی اتباع اور کتاب الشریعت  
 قرآن کریم کی اطاعت پر آمادہ کرتے ہیں آپ لگتے مومن ہو چکے مدعی ہو کر مومنوں  
 کو کا فر بناتے پھرتے ہیں اور وہ جتنا آپ لگتے کا فر بنے ہیں وہ کا فر کو وہ حاد و حاد  
 بنا رہے ہیں یہ بین تفاوت نہ اور کبھی است تاجا آپ کے پاس قتل اور ان کے ہاتھ تاج  
 موجودہ مسلمانانِ عالم

نئے حضرات آپ لگتے نبوی دیکھ رہے ہیں کہ زمین اللہ کو چار مذہب اور مذہبِ نبوی



حکم کیا تھا کہ ولا توفوا اول ما فیہ یعنی سب اول تمہارے کا فرست دینا کیلئے  
 کا ذکر کرتے ہیں کہ فرشتے کے مرتے مگر باندھ کر کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تلافی  
 اللہ تعالیٰ انھیں سے بہت ہے۔ اور انشاء خدا۔ ولقد جاء تھمور سلمہ بالیقینا  
 خدا کا نوا ایسے صواباً کہ ان کو امن قبل۔ کہ انہیں اللہ علی قلوب  
 ان کے دلوں میں رسوۃ الاعراف آیت... یعنی قرآن مجید میں جن ہاں کا شدہ دینا  
 کا ذکر ہے کیا کیا ہے۔ ان کے پاس لکے رسول بھیجا کہ تھے گئے تھے جن  
 کو کون ایسا ہے کہ یہ نبی راہی پر ان کو ان رسولوں پر ایمان لایا کی توفیق  
 نہیں دیا اور ایسی سنت تھو کی بنا پر ہم مکہ میں رسل کے دلوں پر پڑنا پر ہم کہ  
 دیتے ہیں پس آپ کو لے نہ تو صرف سوچو کی وحی تعلیم کو غور سے سنا اور نہ غفلت  
 بلکہ میں انھیں وحی کو دیکھ کر غور کی بلکہ بلا سوچے سمجھے غور کرنا کرنا  
 اور وہ بھی صرف آپ کی ایک دل خفیدہ اور خیالات کی بنا پر جو محض خود  
 سنا تھے کہ (۱) میں نا حضرت خاتم النبیین علیہم السلام کے بعد باب رسالت تبار  
 رسد ہے (۲) اور حضرت جبریل کا نزول وحی الہیہ کرنا تا قیامت  
 ہے اور آیت ہمارے ان فرشتوں کے عقیدہ کی اسباب کی اور اپنے آپ کو اہل حق کیا گیا

### عقائد احمدیہ

۱۔ حضرت احمد علیہ السلام اور ہم انھوں نے اخلاص و صدق دل سے (۱)  
 خدا تعالیٰ کو اعتراف کیا کہ وہ سب کے موجد ہیں اور ہم انھیں اور رسل کو  
 صادق امین جانتے ہیں (۲) اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم  
 النبیین اور خاتم رسل یقین کرتے ہیں (۳) اور قرآن مجید کو جمع شرائع کا جہان  
 جانتے ہیں (۴) یہ سب ہم دوسری ازل تا عیون اباب و نزد ما کفرست و غفران بآب  
 اور قرآن کے (۵) جو ہماری کدالہ نبوت کے حاصل کھلاں اور اسکے حرام کو حلال  
 کرتے ہیں جو عقائد اور اعمال اور اخلاق اور تعلیم و تہذیب جو حجت جلتے ہیں اور  
 سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سب کے تابع اخلاق اور اعمال اور  
 عقائد میں فرض جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محاروموں میں اور  
 لا الہ الا اللہ رسول اللہ کے قائل ہیں اور ان کو میں آپ کا ہم اتفاق سے گزرا آپ

خاتم النبیین اور لایا بعدی کی حدیث ان معنوں اختیار ہے کہ کیا آنحضرت  
 کا ذکر کرتے ہیں کہ فرشتے کے مرتے مگر باندھ کر کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تلافی  
 اللہ تعالیٰ انھیں سے بہت ہے۔ اور انشاء خدا۔ ولقد جاء تھمور سلمہ بالیقینا  
 خدا کا نوا ایسے صواباً کہ ان کو امن قبل۔ کہ انہیں اللہ علی قلوب  
 ان کے دلوں میں رسوۃ الاعراف آیت... یعنی قرآن مجید میں جن ہاں کا شدہ دینا  
 کا ذکر ہے کیا کیا ہے۔ ان کے پاس لکے رسول بھیجا کہ تھے گئے تھے جن  
 کو کون ایسا ہے کہ یہ نبی راہی پر ان کو ان رسولوں پر ایمان لایا کی توفیق  
 نہیں دیا اور ایسی سنت تھو کی بنا پر ہم مکہ میں رسل کے دلوں پر پڑنا پر ہم کہ  
 دیتے ہیں پس آپ کو لے نہ تو صرف سوچو کی وحی تعلیم کو غور سے سنا اور نہ غفلت  
 بلکہ میں انھیں وحی کو دیکھ کر غور کی بلکہ بلا سوچے سمجھے غور کرنا کرنا  
 اور وہ بھی صرف آپ کی ایک دل خفیدہ اور خیالات کی بنا پر جو محض خود  
 سنا تھے کہ (۱) میں نا حضرت خاتم النبیین علیہم السلام کے بعد باب رسالت تبار  
 رسد ہے (۲) اور حضرت جبریل کا نزول وحی الہیہ کرنا تا قیامت  
 ہے اور آیت ہمارے ان فرشتوں کے عقیدہ کی اسباب کی اور اپنے آپ کو اہل حق کیا گیا

### آنحضرت کی شان خاتم النبیین

۱۔ حضرت احمد علیہ السلام اور ہم انھوں نے اخلاص و صدق دل سے (۱)  
 خدا تعالیٰ کو اعتراف کیا کہ وہ سب کے موجد ہیں اور ہم انھیں اور رسل کو  
 صادق امین جانتے ہیں (۲) اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم  
 النبیین اور خاتم رسل یقین کرتے ہیں (۳) اور قرآن مجید کو جمع شرائع کا جہان  
 جانتے ہیں (۴) یہ سب ہم دوسری ازل تا عیون اباب و نزد ما کفرست و غفران بآب  
 اور قرآن کے (۵) جو ہماری کدالہ نبوت کے حاصل کھلاں اور اسکے حرام کو حلال  
 کرتے ہیں جو عقائد اور اعمال اور اخلاق اور تعلیم و تہذیب جو حجت جلتے ہیں اور  
 سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سب کے تابع اخلاق اور اعمال اور  
 عقائد میں فرض جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محاروموں میں اور  
 لا الہ الا اللہ رسول اللہ کے قائل ہیں اور ان کو میں آپ کا ہم اتفاق سے گزرا آپ



جس میں تو تباہ کی ہو تو یقیناً اور میرا صدقیت میں نہا، خود خود کا کذب ہے،

**منکران نبوت کے ہاتھ میں نص کلام اللہ موجود نہیں**

اے حضرات، تملک عشم کا کاملا یہ کامل دس سوالات ہیں۔ ان میں

ہر سوال کا جواب کلام اللہ سے ہاں محض نص صریح کتاب اللہ اور ازالہ اللہ

سے دیں۔ ہاں تو ابوصالح کہ انتم صاوتین۔ وان لم تفعلوا ولین

تفعلوا فاعلموا الذاری فی وقودھا الناس والحجرۃ ما عدت لاکافین

وسورۃ البقرۃ یعنی اگر آپ لوگ اپنے عقائد اور انقطاع نبوت میں سادق ہیں

تو اپنی برہان قرآن حمید سے ملاؤ۔ اور اگر نہ پیش کر سکو اور ہرگز نہ پیش کر سکے

تو باید کہ اس آگ سے ڈریں جبکہ امین صحن الناس یعنی دجال ہو گا اور سنگ

لوگ ہونگے اور یہ آگ کا فرقہ کے واسطے ہی بنیاد ہے جسے پس کیا چھا

ہو گا کہ آپ تیغ پیالہ کو ٹالنے کی کوشش نہ کریں محض قیاسات اور ذاتی اجتہاد

اور ذاتی شتی اور کلام اللہ البشر سے جیلے حوالے تلاش نہ کریں اور کتاب اللہ

دواعظہور ہر کاندھ لایعلمون نہ کر بیٹھیں۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے

اور قرآن ہمیشہ ہدایت دیتا ہے کہ بابت نبوت کو کسی خاص نبی پر سد و کر نیوالے

لوگ ہرگز اپنے ہاتھ میں آیات اللہ سے نص صریح پیش نہیں کر سکتے۔ الذین

یجاد یلون فی آیات اللہ بغیر سلطان افلا ہم کہو وقتا عند اللہ

وعند الذین امنوا کذلک یطعم اللہ علی کل قلب متکبر جبار

سورۃ المؤمن آیت ۲۵ یعنی وہ لوگ جو ان بیعت اللہ من بعدہم رسولاً

کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فتوے کے ماتحت مسرف اور مرتاب

ہیں۔ یہ لوگ آیات اللہ یا نبیاء کے حق میں مدوق قح تو کرنے میں نگران

ہاتھ میں کوئی برہان یا سلطان مغائب اللہ نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ

اور مومنوں کے نزدیک یہ بڑی قابل نفرت بات ہے۔ چونکہ فعل متکبر اور

جبار انسانوں کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے ایسے افعال کی بنا پر انکے

دلوں پر مہر کر دیتا ہے۔ اور یہ سعادت اللہ ہے متکبر اس لئے ہوتے

ہیں کہ کتب میں کہ ہم کو کسی نبی اور مصلح کی ضرورت ہی نہیں جبار اس لئے

میع اور درست تفسیر اور تفسیر صحیح ہے کہ بابت نبوت کلی مرد ہے

یا بالفاظ دیگر انبیاء کی غرض نبوت صرف تکمیل دین کرنا ہے اور بس

وہ ان کریم کے جس قدر تفسیر سے یہ سب کچھ سال کے اندر طبع ہوئے یا خود

ہو کر میں تمام انہیں کی تاباں تفسیر ہوا خاتمہ بانفعہ اکمل ہے ان کے

سے صرف ہم ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی نہیں جس سے

مدعا نبیوں کی صداقت کی تصدیق ہے مگر آپ تک جو خاتم النبیین کے

بالکثر قرار ہے کہ اس اسم فاعل کے معنوں پر لاکر اسکے معنی نبیوں کا خاتمہ

کر نیوالا قرار دیتے ہیں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایسا قرآن کیو کہاں کر

سکتا ہے علقہ جس میں تمام النبیین کی تاباں طرح شدہ موجود ہو یا ایک

بات ہے کہ خاتم ہو تو بھی اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا

اور قرآن حمید سے معلوم ہوتا ہے کہ آل فرعون نے حضرت موسیٰ کے زمانہ

میں یہ عقیدہ غالب تھا کہ نبی ہوتے ہی بس اللہ علیہ السلام پر تا بہرہ رسد

اور آپ کے بعد کوئی مدعی نبوت صادق نہیں ہو سکتا اور وہ کہا کرتے تھے کہ لکن

نفس بعدہ رسولاً سورۃ المؤمن، اور اس طرح انہوں نے حضرت موسیٰ کو بھی

کتاب قرار دیا۔ اور آل فرعون کے جبل موسیٰ کو ملامت کی مگر آج جب آپ

لوگوں بغیر ہی عقیدہ یہ تھا حضرت محمد رسول صلو کے بعد اختیار کر لیا ہے آپ

اور یہ قرآن کی ہر جگہ مومن ہو سکتے ہیں۔ (۱۵) جیسا کہ آپ تک سنا حضرت محمد

رسول اللہ وسلم پر نبوت رسد و کر کے ہر مدعی نبوت کو آنحضرت کے بعد کافر اور

دجال کہتے ہیں اگر ایسا ہی آری قم چار رضیوں پر (۱۶) آل فرعون حضرت موسیٰ

پر (۱۷) امت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (۱۸) امت زود وقت حضرت نوح

علیہ السلام پر (۱۹) امت یہی حضرت عیسیٰ صلی علیہ وسلم پر (۲۰) ہر بابت نبوت مسدود فرمادیا

جیسا کہ ان اور تفسیر میں بیان کیا ہے۔ اور یہی نبوت کے اپنے نفس نبی کے

بیکہ اور دجال کے نام سے یا کہوں۔ تو بتاؤ آپ کے لگوں کو کفر کہہ سکتے ہیں۔

اور قرآن حمید میں بھی کیا کیا ایمان اور مانع تدبیر وادہ ہوا اور اوق مدعی نبوت

کی شناخت تیار۔ ان تفسیر کیا جبار ہے جو قرآن حمید میں بیان شدہ صحیح انبیاء و صل



ہوتے ہیں کہ اپنا عقیدہ دربار القطار نبوت با دلیل محض جبر و محض  
و حجتی مزلتے ہیں۔ کیا آپ لوگوں کی بھی حقیت یہی حالت ہے یا  
آپ کے پاس سلطان اور برہان من کلام اللہ موجود ہیں اور اگر  
ہیں تو ہاتھ اتار دیا جائے گا۔

### عقائد میں کلام اللہ مکمل اور مفصل ہے

اے حضرات ہمارا مطالبہ محض قرآن کلام اللہ سے ہے کسی کلام  
البشر سے نہیں ایک مومن انسان کے واسطے قرآن کریم کتاب اللہ  
علم اور عدل ہے۔ کتاب اللہ عقائد اور امور توحید و رسالت میں  
مکمل اور مفصل ہے۔ کیا آپ لوگ کلام اللہ کو مکمل اور نامکمل کہہ  
سکتے ہیں۔ کیا جمع عقائد اسلامی کی بنیاد کلام اللہ پر نہیں۔ کیا قرآن  
کریم تفصیلاً نکل سکتی۔ کتاباً مفصلاً اور فضلاً علیٰ

ہم علمہ اور اولد یکفہم کی مصداق نہیں ہے یعنی یہ کتاب

### آخر الانبیاء کے معنی

ان کو اپنے فیصلوں کے واسطے کافی نہیں۔ یاد رکھو کہ تمام  
عقائد نہایت مدلل اور مفصل اس میں موجود ہیں۔ ہاں اتفاق  
اور اعمال اور عبادات اور امور معاشرت کا حکم قرآن مجید نے  
دیا ہے۔ اور اس کی کیفیت نکیت اور طرز ادا کے واسطے  
سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کو پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فاذکروا  
اللہ کما علمکمہ اور ینکون المرسلون علیکم شہیداً اور  
تقدیر کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی آیات سے  
ظاہر ہے یعنی خدا تعالیٰ کو عبادات میں اس طرز اور کیفیت  
میں یاد کرو جیسا کہ یہ رسول کر کے دکھاوے۔ اور یہ رسول  
تمہارے واسطے بطور نمونہ ہو گا۔ اور تمہارے واسطے رسول  
اللہ کا وجود اسوۃ حسنہ ہے۔ پس عقائد اور اعمال کو یا تم

آخر الانبیاء کے معنی خود آنحضرت علیہ السلام ملتے ہیں۔ اخی  
الانبیاء وہ مسجدی اخی المساجد مسلم جہاں باب فضل المصلیٰ  
مسجد کرمہ والمدینہ علیہ السلام اور الحج الواجب شرح مسلم  
آخر الانبیاء جو کلام متنازع ہے اسکو دوسرے جملے اخی مسجدی  
اخی المساجد نے بالکل واضح کر دیا پس اگر آخر الانبیاء کے معنی میں کہ  
آپ کے بعد کسی قسم کا نبی آپ کی اتباع اور آپ کی شریعت کے ماتحت ہی نہیں تو  
آخری حج کے معنی ہوئے کہ آپ کی مسجد کے بعد جو آخری ہے کوئی اور مسجد  
ہو۔ جاؤ پہلے دنیا کی تمام مسجدوں کو جو نبی کریم کی آخری مسجد کے بعد  
بنی ہوئے جیسا کہ نام و نشان کو مٹاؤ۔ اور اس بدعت کی اینٹ  
سے اینٹ بجائو پھر حضرت مرزا صاحب بدیع الصلوۃ والصلوۃ کی  
نبوت پر کسی احمدی سے جھگڑایا مباحثہ کرو۔

## مولوی ثناء اللہ صاحب امتیاری پر دس موتیں

**پہلی موت**۔ حضرت اقدس نے جب اپنی دعا کو شائع فرمایا۔ اور اس پر یہ کہا کہ ”یا لا خیر مولوی صاحب التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچے میں چھاپیں اور جو عیال ہیں لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔“ تو مولوی صاحب کے سامنے عورائیں فرشتہ نہ کھڑا ہو گیا۔ اور مولوی صاحب نے سمجھا کہ اب میری موت میرے سر پر آگئی کیونکہ وہ جانتے فتنے کفریت صاحب کے مقابلے پر جو اقصاء ہلاک ہوا میں کون ہوں جو بیخ جاؤ لگا۔ تو لکھا ”خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں۔ اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔ لہذا اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔“ دیکھو پرچہ اہل حدیث ۱۹ اپریل ۱۹۷۱ء کو کیا ایک ناک میں جمع کر لیا۔ پھر لکھا۔ ”تمہاری یہ دعا کی نہ تھیں فیصلہ نہیں ہو سکتی۔“ اور کہا کہ تمہاری یہ خبر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے، ”نہیں ساتھ اب لکھو یا لکھنا ساقیو مگر اس بات پر ناز ہے۔ یہ پہلی موت تھی جو مولوی ثناء اللہ پر وارد ہوئی۔

**دوسری موت**۔ مولوی صاحب یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود کے وصال باللہ پر انکی جماعت تتر تتر ہو جائیگی اور سلسلہ ختم ہو جائیگا مگر جب حضرت نور الدین آپ کے خلیفہ اول ہوئے اور ساری جماعت آپ کے ہاتھ جمع ہو گئی۔ تو مولوی ثناء اللہ پر اپنی موت آئی کہ وہ اسکا شہانہ کے اندر بیٹھ کیلئے مر گئے

**تیسری موت**۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی خیال تھا کہ اب آئندہ اس جماعت میں کوئی داخل نہ ہوگا اور گویا یہ سلسلہ فنا ہو چکا ہے مگر انکے دیکھتے دیکھتے سلسلہ عالیہ حمزہ کائنات عالم میں پھیل گیا۔ اور لندن میں احمدیہ مہمیں بن گئی۔ اور امریکہ میں ایک بہت بڑی جماعت اہل سلسلہ عالیہ حمزہ ہو کر مسیح موعود علیہ السلام کی تمام گئی۔ اور وہاں دو مسجدیں بھی بن گئیں۔ اور افریقہ میں کثرت کے ساتھ احمدی ہو گئے۔ اور وہاں سلسلہ عالیہ حمزہ کی مسجدیں اور سکول تعمیر ہو گئے۔ یہ تیسری موت ہے جو مولوی ثناء اللہ صاحب پر آئی اور سر نہ بالوں جب چڑھتا ہے اور سلسلہ کی ترقی ہوتی ہے۔ تو ان پر ایک نئی موت آتی ہے۔

**چوتھی موت**۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے میں کبھی قرآن کریم کے کسی ایک کلمے یا چند آیات کی تفسیر لکھنے کی جرات نہ کی حضرت عیسیٰ مسیح ثانی نے جب تفسیر کیلئے تمام علماء پنجاب ہندوستان کو بلایا جن میں مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شامل تھے۔ تو مولوی صاحب کو جرات نہ ہوئی کہ مسیح موعود کے فرزند کا ہی مقابلہ کریں۔ یہ چوتھی موت تھی جو ان پر وارد ہوئی۔

**پانچویں موت**۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس بات پر بڑا ناز تھا کہ وہ مولوی فاضلؒ ہیں اور انکے مقابلے میں سلسلہ احمدیہ میں کوئی مولوی فاضل نہیں لیکن یہ خیال انکا غلط ثابت ہو گیا۔ اور کثرت قادیان میں مولوی فاضل موجود ہیں، چھوٹے چھوٹے سچے مولوی فاضل ہو کر مولوی ثناء اللہ صاحب کو علمی شکست دیتے رہتے ہیں یہ پانچویں موت ہے جو ان پر وارد ہوئی اور پورہی ہے۔

**چھٹی موت**۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس امر پر ناز تھا کہ کئے شریف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کثر کافوتی لگا لیا اب انکے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں مگر خدا کی شان جب وہ خود حج کیلئے مکہ تشریف لے گئے تو انکی اپنی پارٹی کے سلطان کے قلم سے ان پر کفر کا فتویٰ لگا۔ اور اس طرح اپنی قوم میں ذلیل و خوار ہو کر وہ ہو گئے۔ یہ چھٹی موت ہے جو ان پر آئی۔ اور اپنی ہی قوم نے ان کو قبر میں دفن کر دیا۔

**سائیس موت:** مولوی ثنار اللہ صاحب اپنی تلوار سے آپ ہی ہلاک ہو گئے۔ آپ نے کھاتھ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے ہمت دیتی ہے منقول من کان فی الضلالة فلیمد دلہ الرحمن صد امان علی لہم لیزداد و اثماس بل متعنا ہشوا ذابا ہم حے طال علیہم العمر جن کے صاف ہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے۔ وغاباز مفید اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمر میں دیا کرتا ہے۔ تاکہ اس ہمت میں اور بھی بُرے کام کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا مولوی ثنار اللہ صاحب دن بدن اپنے نامہ اعمال سیاہ کر رہے ہیں۔ اور جب کبھی ان کو اپنا یہ مضمون یاد آتا ہو گا تو ان پر دوت وارد ہوتی ہوگی۔ کیونکہ وہ اپنے قلم سے اپنے آپ کو جھوٹا۔ وغاباز مفسد اور نافرمان لکھ چکے ہیں۔ یہ سائیس موت ہے جو مولوی صاحب بہر دار ہوئی اور ہوتی رہتی ہے :-

**اکھو س موت:** مولوی ثنار اللہ صاحب اپنی اولاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کا مقابلہ کر کے کبھی حضرت کا فرزند رشید آج لکھوں آدمیوں کا امام ہے۔ آپ کے غلاموں میں عمار پیر سجادہ نشین۔ بیس غلام بڑی۔ بیج۔ بیس بڑے بڑے سوداگر عالمی حقوق کے بینکار شامل ہیں بڑے مولوی ثنار اللہ کا بیٹا وہ ہے جو ان کے بعد ان کے اخبار کو چلانے کی بھی اہلیت نہیں رکھتا۔ کیا یہ عذاب الیم نہیں۔ اور کیا اب تک وہ کلمات پورے نہیں ہوئے جو حضرت اقدس نے لکھے تھے۔ کہ مولوی ثنار اللہ کو کبھی نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو جتا اور کہ۔

**توبی موت:** مولوی ثنار اللہ صاحب کو بارہا جماعت احمدیہ کی طرف سے تلخ دیا گیا ہے کہ اگر اس وقت جبکہ حضرت اقدسؑ آج کی آخری فیصلہ کی طرف بیا تھا تو طرح طرح کے مکڑوں اور چالوں سے اس کو اپنے نال دیا اور اب تک تم لکھتے ہو اور کہتے پھرتے ہو کہ یہ یحییٰ مدہ موجود ہیں لہذا مرنا صاحب گئے ہیں۔ تو آج ہی تم کو کھالو کہ وہ کس اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرنا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت میں لذاب اور مغتری تھا اور حسیا کہہ لیتا تھا کیا انکار تمام انبیاء کا انکار کیا کہ ہے قرآن کا یعنی اللہ سے وائس اس تک انکار ہے۔ اس میں وہ سر اسر ہوتا تھا اور اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچ تھا تو لے خدا نجدہ پر اور میری بیوی چل پر اور میرے ساتھیوں پر ایک سال کے اندر وہ عذاب نازل کر جو لوگوں کیلئے موجب عبرت ہو۔ یا جو دوسروں خدہ یا عوام پیش کر نیکی مولوی صاحب کو جرات نہیں پڑی کہ وہ کھائیں در انعام حاصل کریں۔ کیا یہ توبی موت نہیں جو میں نے فی مولوی صاحب پر وارد ہو چکی ہے

**دسویں موت:** ایک اور موت ہے جس کا ذکر امرتسر کے اخبار الفقیہہ نے بڑی شد و مد کے ساتھ کیا تھا مگر ہم اس کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ مولوی صاحب اس سے خوب واقف ہیں دہرانے کی ضرورت نہیں :-

### ثلاث عشرة کاملة

کیا اب بھی ثابت نہیں ہوا کہ مولوی ثنار اللہ صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی مر چکے ہیں۔ کاش آپ لوگ سمجھیں۔ اور خدا تعالیٰ کے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں :-





## حقیقت وجود شہود

تازہ نظم حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

آہ پھر موسم بہار آیا | دل میں پھر میرے خیال یار آیا  
لالہ و گل کو دیکھ کر محسوس | یاد مجھ کو وہ گلزار آیا

زخم دل ہو گئے ہرے میرے

ہرچمن سے میں اشکبار آیا

خوں رُلانا تھا لالہ زار کا رنگ | مجلس یار کی بہار کا رنگ  
تازہ کرتے تھے یاد اس کی پھول | یاد آتا تھا گلزار کا رنگ

لوگ سب شادمان و خوش آئے

ایک میں تھا کہ سوگ وار آیا

سبز گیہا کا کہوں کیا حال | چپہ چپہ پہ ڈالتا تھا جال  
مت نظر اے جمال تھے سب | آنکھیں دنیا کی ہو رہی تھیں لال

زخم دل ہو گئے ہرے میرے

ہرچمن سے میں اشکبار آیا

میں وہاں ایک اور خیال میں تھا | کیا کہوں میں نزلے حال میں تھا  
سبزہ اک عکس زلفِ جاناں ہے | یہ تصور ہی بال بال میں تھا

لوگ سب شادمان و خوش آئے

ایک میں تھا کہ سوگ وار آیا

ندیاں ہر طرف کو بہتی تھیں | قلب صافی کا حال کہتی تھیں  
آبشاروں کی شکل میں گر کر | صدمہ افتراق سہتی تھیں

زخم دل ہو گئے ہرے میرے

ہرچمن سے میں اشکبار آیا

دیوداؤں کی ہر طرف تھی قطار | یاد آتا تھا دیکھ کر قہر یار  
لوگ دل کر رہے تھے اُنہ نثار | جان سے ہو رہا تھا میں بیزار

لوگ سب شادمان و خوش آئے

ایک میں تھا کہ سوگ وار آیا

ابر آئے تھے اور جاتے تھے | دل کو ہر اک کے خوب بھاتے تھے  
جلیوں کی چمک میں مجھ کو نظر | جلوے اس کی مہنسی کے آتے تھے

زخم دل ہو گئے ہرے میرے

ہرچمن سے میں اشکبار آیا



|                                                                |                                                          |
|----------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------|
| شاخ گل پر ہزار بیٹھی تھی<br>نغمے سن سنے اُس کے مرغش تھے        | کا پتی بے قرار بیٹھی تھی<br>وہ مگر دلفگار بیٹھی تھی      |
| لوگ سب شادمان و خوش آئے<br>ایک میں تھا کہ سوگ وار آیا          |                                                          |
| کیسی ٹھنڈی ہوا میں چلتی تھیں<br>اس کی رفتار کی دلا کر یاد      | تاز و رعنائی سے چلتی تھیں<br>دل مرا چٹکیوں میں تلتی تھیں |
| زخم دل ہو گئے تھکے میرے<br>ہر چمن سے میں اشکبار آیا            |                                                          |
| تھے طبر سے درخت بھی رقصاں<br>پتے پتے کے پاس جا کر میں          | گویا قسمت پہ اپنی تھے نازاں<br>سو گھٹا تھا یوں بہ کناراں |
| لوگ سب شادمان و خوش آئے<br>ایک میں تھا کہ سوگ وار آیا          |                                                          |
| جلوے اس کے نمایاں ہر شے میں<br>رنگ اُسی کا جھلک رہا تھا آہ     | سُراسی کی تھی پیدا ہو گئے ہیں<br>کف ساقی میں سا غم ہے    |
| زخم دل ہو گئے تھکے میرے<br>ہر چمن سے میں اشکبار آیا            |                                                          |
| اس کے نزدیک ہو گئے دور بھی تھا<br>نارِ فرقت میں جل رہا تھا میں | دلِ امید وار پتور بھی تھا<br>گو پس پردہ اک ظہور بھی تھا  |
| لوگ سب شادمان و خوش آئے<br>ایک میں تھا کہ سوگ وار آیا          |                                                          |
| دیکھئے کب وہ منہ دکھاتا ہے<br>کب مرے غم کو دُور کرتا ہے        | پردہ چہرہ سے کب اٹھاتا ہے<br>پاس اپنے مجھے مٹاتا ہے      |
| ہنس کے کہتا ہے دیکھ کر مجھ کو<br>دیکھو وہ میرا دلفگار آیا      |                                                          |
| میں یوں ہی اُس کو آزماتا تھا<br>عشق کی آگ تیز کر نیکی کو       | پاک کرنے کو دل جلاتا تھا<br>منہ چھپاتا کبھی دکھاتا تھا   |
| میری خاطر اگر یہ تھا بے چین<br>کب مجھے اس کے بن قرار آیا       |                                                          |
| شیش شیش شیش شیش شیش شیش شیش                                    |                                                          |